بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلہ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی للعہ

اے جہان منتظر خوش ہو کہ سوئے قادیان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۴ | آگیا موعود عیسےٰ مہدی آخر زمان

قیمت از معاونین صر — قادیان میں ہے

جلد ۷

۵۔ ربیع الاول ۱۳۲۶ھ علےٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۹۔ اپریل ۱۹۰۸ء

قیمت از غرباء طلبا وغیرہ فاہمیدہ — محمد بنت عہ

نمبر ۱۴

سارے جہان سے اچھا دارالامان ہمارا | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ — بروز جمعرات | دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا

فی پرچہ ۲ر — از نقیہ ۵ر

دس شرائط بیعت

اوّل۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا۔ دوم۔ یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق وفجور اور ظلم وخیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم۔ یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا۔ حتے الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج وراحت اور عسر اور یسر اور نعمت وبلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا وہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد...

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ مارا امام وپیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ مارا وحی وایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جا مے بود

ما ازو یابیم ہر نور وکمال
وصل دلدار ازل بے او محال

آنچہ از نقل ودعوے جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند راست
منکر آن مورد لعن خداست

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان ودل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یک قدم دوری ازان عالیجناب
نزد ما کفر است وخسران وتباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست	للعہ
عام قیمت پیشگی	للعہ
مابعد	صہ
فی پرچہ	۲ر

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے۔ ان سے بحساب مابعد لی جاویگی۔ جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے ورنہ بعد میں نہیں مل سکیگا۔ رسید زر اخبار میں دیجاویگی۔ علیحدہ رسید نہ دیجاویگی۔ البتہ جو صاحب قادیان میں دستی قیمت دیں ان کو بہرحال رسید حاصل کرنی چاہیئے۔ روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے۔ تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے۔ تمام ترسیل زر بنام میاں معراج الدین صاحب عمر پروپرائیٹر کے نام ہونی چاہیئے۔ — مینجر۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ۔ ۲ بار۔ آج میں احمدؑ کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تہا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں کہ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا کریں۔

یَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْق

آج مورخہ ۷ - اپریل ۱۹۰۸ء کو مدینۃ المسیح مین دو انگریز اور ایک لیڈی ½ ۹ بجے کے قریب آئے ان مین سے ایک بوڑھا جس کے بشرہ سے جہاندیدہ ہونا معلوم ہوتا تھا رشکاگو (امریکہ) کا رہنے والا تھا - اس کا نام مسٹر جارج ٹرنر اور لیڈی کا نام مس بورڈون تھا اور تیسرا سکالچ مین لاہور کا مسٹر بانشر تھا - مقبرہ بہشتی کے دفتر مین مفتی محمد صادق صاحب نے انکو ریسیو کیا اور پہلے مختلف امور پر دوستانہ گفتگو ہوتی رہی - چونکہ اکثر اصحاب نے میڈم کے ساتھ شیک ہیڈ (مصافحہ) نہ کیا بلکہ غض بصر بھی - اسلئے اسے حیرت ہوئی تو مفتی صاحب نے یہ بتلا کر کہ یہ ہمارے مذہبی احکام سے ہے - اسکی حیرت کو دور کر دیا -

اطلاع ہونے پر حضرت مسیح موعود تشریف لائے مکرمی علی احمد صاحب ایم - اے ڈپٹی مجسٹریٹ اور مخدومی مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر بدر ترجمان بنے - صاحب پوچھا - کہ آپنے ڈوئی کو چیلنج دیا تھا کیا یہ صحیح ہے فرمایا صحیح ہے - صاحب کس بات پر چیلنج دیا گیا تھا - حضور وہ کہتا تھا کہ مین نبی ہون اور اپنی نبوت کی بنا پر ظاہر کرتا تھا کہ مسیح خدا کا بیٹا تھا - یون تو عام عیسائی بھی اس کے قائل ہین - مگر وہ چونکہ خدا کی طرف سے کہلا کر بطور اس کے پیغامبر کے یہ ظاہر کرتا تھا اسلئے ہمین ناگوار معلوم ہوا کہ یہ بڑا بھاری افترا ہے - منقولات کی بنا پر کوئی جو کچھ اعتقاد رکھے اس سے تو چشم پوشی ہو سکتی ہے مگر یہ خدا کیطرف سے مدعی ہو کر بیان کرنا فتنہ کی راہ تھا جس کا روکنا ہمارا فرض تھا - صاحب ڈاکٹر ڈوئی نے جھوٹا دعوے کیا تھا ہم مانتے ہین کہ اسے ناکامی ہوئی - وہ ہلاک ہو گیا - اس کے پیرو متفرق ہو گئے مگر انجیل مین لکھا ہے - کہ آخر زمانے مین جھوٹے نبی اُٹھین گے پس ہم یہ پوچھنے کی جرأت کرتے ہین کہ آپکے صادق نبی ہونے کی کیا دلیل ہے - حضور بے شک جھوٹے نبی ہوتے تھے - مگر کیا اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے - کہ سب جھوٹے ہی چلے جاوین گے - اور ان مین کوئی بھی سچا نہ ہوگا - صاحب - نہین ایک کا سچا ہونا تو ضرور ہے مسیح نے مردون کو زندہ کیا چنانچہ تاریخی شہادت موجود ہے اور اس کے بعد کسی نے مردے کو زندہ نہ کیا پس ثابت ہوا کہ وہی مسیح ہی ایک خدا تھا کیونکہ یہ طاقت کسی اور مین نہین کیا آپ مین یہ طاقت ہے - حضور فرمایا کہ ہم اس بات کو عقلاً نقلاً کسی صورت مین نہین مان سکتے کہ مسیح نے کوئی حقیقی مردہ زندہ کیا ہو - قرآن شریف سے ثابت ہے کہ رسول کریم نے مردون کو زندہ کیا تھا مگر اس کے اور معنے ہین - بالفرض ہم مان بھی لیں تو بھی یہ امر مسیح کی خدائی کی دلیل نہین ہو سکتا کیونکہ مسیح سے پہلے اور نبیون نے بھی آپ لوگون کے عقیدہ کے مطابق مردے زندہ کئے - چنانچہ ایلیا نے ایسا کیا - موسیٰ علیہ السلام نے عصا کا سانپ بنایا - اور یہ معجزہ مردے کے زندہ کرنے سے بڑھکر تھا - کیونکہ مردہ مین تو پھر کچھ استعداد زندہ ہونے کی ہوتی ہے اور ایک نباتی شے کو زندگی کے ساتھ کیا تعلق پھر توریت مین لکھا ہے کہ ایک نبی کی ہڈیون کے چھونے سے مردے زندہ ہوئے - سو اگر یہ باتین کسی کے خدا ہونے کی دلیل ہو سکتی ہین - تو موسیٰ ایلیا - یسعیاہ بطریق اولیٰ خدا ہونگے یاد رکھو کہ نبیون مین دوسرے انسانون سے مابہ الامتیاز ضرور ہوتا ہے مگر خدا کسی کی مرضی کا تابع نہین بلکہ جو معجزہ وقت کے مناسب حال ہو وہ اسے دیا جاتا ہے - صاحب بیشک مسیح سے پہلے جو نبی آئے ان کو خدا ایسی طاقتین دیتا رہا مگر مسیح خود خدا تھا وہ شروع سے خدا تھا اور اب تک داہنے ہاتھ پر بیٹھا ہے - حضور یہ ایک دعویٰ پر دعویٰ ہے - دعوے کے ساتھ کوئی ثبوت چاہیئے ہم اُنہین خدا نہین مانتے - صرف اس حد تک مانتے ہین کہ وہ خدا کے نبی تھے - اور یون ہر ایک کا اختیار ہے کہ جو چاہے اعتقاد رکھے آپ مسیح مین کسی ایسی طاقت کا ثبوت دین جو پہلون مین نہ تھی - تا کہ اس کا خدا ہونا ثابت ہو - اگر وہ فی الواقع مردون کو زندہ کرتے تھے تو اون کے متبعین سے کوئی ایسی بات ہمارے مقابل پر دکھائے مگر ہم دعویٰ سے کہتے ہین کہ ایسا کوئی ہرگز نہ کر سکیگا - بخلاف اس کے ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متبعین ایسے نشانون کے دکھلانے کو حاضر ہین جو اس مبارک وجود کے ذریعہ دنیا پر ظاہر ہوئے انسان بوجہ انسان ہونے کے صرف اس حد تک ترقی کر سکتا ہے جو اس کی انسانیت کے شایان ہو - خدا نہین ہو سکتا - مسیح بھی ایک انسان تھا - پس اس سے ایسی صفتین کیون منسوب کی جاوین جو انسان مین نہین ہو سکتین - صاحب آپ اپنے نبی ہونے کا ثبوت دین - حضور ہمارے نبی ہونے کے وہی نشانات ہین - جو توریت مین مذکور ہین

مین کوئی نیا نبی نہین پہلے بھی کئی نبی گذرے ہین جنہین تم لوگ سچ مانتے ہو پس ان کو راستباز ماننے کے جو نشان تم قرار دیتے ہو ہمین بتاؤ تا ہم اپنے مین وہ بیان کر سکین کیونکہ ممکن ہے ہمارے بیان کردہ نشانون کو تم نبوت کی صداقت کے نشان نہ مانتے ہو اور اس طرح بات لمبی ہو جائیگی - صاحب آپ خود ہی بیان کیجیے حضور - ہمارے ہاتھ پر اتنے نشان ظاہر ہوئے ہین کہ ان کو گننا بھی مشکل ہے اور بنی اسرائیل مین تو ایسے نبی ہوئے ہین - جنھون نے صرف ایک ہی نشان دکھایا - اچھا سنو - خدا کے نبی دشمنون کے مقابل پر ہمیشہ فتحیاب ہوتے ہین اس کیلئے صرف ڈوئی جھوٹے نبی کی نظیر کافی ہے - جسکو آپ خود تسلیم کرتے ہین جب اس نے خدا کیطرف سے ہونیکا دعویٰ کیا اور میرا بھی دعوے تھا اور اس کی تعلیم میری تعلیم سے بالکل جدا تھی وہ خدا کی ایک عاجز مخلوق کو خدا ٹھہراتا تو مین نے دعا کی کہ اسے خدا اگر مین تیری طرف سے ہون تو اسے میری آنکھون کے سامنے ہلاک کر چنانچہ ایسا ہی ہوا پھر دوسرا نشان یہ ہے کہ آپ لوگ خود میری صداقت کا نشان ہین چھبیس ۲۶ برس پہلے جبکہ اس گاؤن مین مین ایک غیر مشہور انسان تھا - اور کوئی ذریعہ اشاعت و شہرت کا نہ رکھتا تھا - خدا نے میری زبان پر ظاہر کیا - کہ یاتون من کل فج عمیق - دور دور کی راہون سے لوگ تیرے پاس چل کر آئین گے - اب دیکھو آپ لوگون کو اس پیشگوئی کا کوئی علم نہین اور پھر بھی آپ اسے پورا کر نیوالے ٹھہرے شائد اگر آپ کو معلوم ہوتا تو . . . . . . اس کے پورا کرنے مین تامل کرتے مگر خدا کو جو کچھ کرانا منظور تھا وہ کرا دیا - امریکہ سے دور کونسا ملک ہو سکتا ہے جہان سے چل کر لوگ میرے پاس آتے اور پھر ایسی جگہ جہان کوئی بھی دلچسپی کا سامان نہین اگر غور کرو تو یہ بات مردہ زندہ کرنے سے بڑھ کر ہے - مردے زندہ کرنا تو ایک قصہ کہانی ہو گئے اور یہ کل کی بات ہے - پیشگوئی پہلے شائع ہو چکی ہے اور اس کی صداقت آپ نے اپنی آنکھون سے دیکھ لی - حضور - ہم تو اس بات کو پیش کر رہے ہین جو تمام نبی اپنی صداقت مین پیش کرتے رہے یعنی پیشگوئی اور اس وقت مین جبکہ ظاہری سامان کے لحاظ سے اس کا پورا ہونا ناممکن نظر آتا ہو اور پھر دیکھو کہ اس پر تباہی آئی اس وقت شروع ہوئی جب ہمارے مقابل مین آیا اس سے پہلے وہ ہر طرح مامون و محفوظ اور زور ون پر تھا - پھر ایسا ہی دوسری پیشگوئی لوگون کے دور دور سے آنے کے متعلق بھی ایسی ہے - (مفتی صاحب کے لڑکے عبد السلام کو پیش کر کے) جیسے یہ لڑکا کہدے کہ مین ۷۰ سال کی عمر پاؤنگا اور ایسے ایسے مراتب تک پہنچونگا -

(باقی دیکھو صفحہ ۱۵ کالم ۳)

المفتی

۱۲۶ زندگی کا بیمہ کرانا منع ہے

ایک دوست کا ایک خط حضرت کی خدمت مین پیش ہوا جسمین لکھا تھا۔

بحضور جناب مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ السلام

مارچ ۱۹۰۱ء مین مین نے اپنی زندگی کا بیمہ واسطے دو ہزار روپیہ کے کرایا تھا۔ شرائط یہ تھین کہ اس تاریخ سے تا مرگ مین [illegible] سالانہ بطور چندہ کے ادا کرتا رہون گا۔ تب دو ہزار روپیہ بعد مرگ کے میرے وارثان کو ملیگا اور زندگی مین یہ روپیہ لینے کا حقدار نہ ہون گا۔ اب تک مین نے تقریباً مبلغ چھ سو روپیہ کے بیمہ کرنے والی کمپنی کو دیدیا ہے اب اگر مین اس بیمہ کو توڑ دون تو بموجب شرائط اس کمپنی کے صرف تیسرے حصّہ کا حقدار ہون یعنے دو صد روپیہ ملیگا اور باقی چار صد روپیہ ضائع جائیگا۔ مگر چونکہ مین نے آپ کے ہاتھ پر اس شرط کی بعیت کی ہوئی ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھون گا اس واسطے بعد اس مسئلہ کے معلوم ہو جانے کے مین ایسی حرکت کا مرتکب ہونا نہین چاہتا۔ جو خدا اور اوس کے رسول کے احکام کے برخلاف ہو اور آپ حکم اور عدل ہین۔ اس واسطے نہائت عجز سے ملتجی ہون کہ جیسا مناسب حکم ہو صادر فرمایا جاوے تاکہ اوس کی تعمیل کی جاوے۔

اِس کے جواب مین حضرت نے فرمایا۔ کہ زندگی کا بیمہ جس طرح رائج ہے اور سنا جاتا ہے اوس کے جواز کی ہم کوئی صورت بظاہر نہین دیکھتے۔ کیونکہ یہ ایک قماربازی ہے۔ اگرچہ وہ بہت سا روپیہ خرچ کر چکے ہین لیکن اگر وہ جاری رکھین گے تو یہ روپیہ اون سے اور بھی زیادہ گناہ کرائیگا۔ اون کو چاہیئے۔ کہ آئندہ زندگی گناہ سے بچنے کے واسطے اس کو ترک کر دیوین۔ اور جتنا روپیہ اب مل سکتا ہے۔ وہ واپس لے لین۔

(امید ہے کہ میرے مکرم دوست گذشتہ روپیہ کو اس طرح چھوڑ دین گے۔ جس طرح صحابہ نے حرمت شراب کا حکم سن کر مٹکے کے مٹکے جن پر سینکڑون روپے خرچ ہو چکے ہون گے۔ گلیون مین گرا دئے تھے۔ ایڈیٹر)

قبولیت دُعا

ایک صاحب نے حضرت کی خدمت مین لکھا کہ میرے واسطے آپ ایسی دعا کرین۔ جو ضرور قبول ہو۔ اور اس اور اوس معاملہ مین ہو حضرت نے فرمایا۔ اس کو جواب لکھدین کہ خدا تعالیٰ کی یہ عادت نہین کہ ہر ایک دعا قبول کرے۔ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے ایسا کبھی نہین ہُوا۔ ہان مقبولون کی دعائین بہ نسبت دوسرون کے بہت قبول ہوتی ہین۔ خدا کے معاملہ مین کسی کا زور نہین۔

اشاعت سلسلہ احمدیہ

اب تک سلسلہ احمدیہ کی دیگر ممالک کیا خود ہندوستان مین ہی اشاعت کیواسطے کوئی ایسا باقاعدہ انتظام نہین کہ واعظین مقرر کئے گئے ہون اور وہ جگہ بجگہ پھرتے ہون اور مخلوق آلہی کو اس سلسلہ کے حالات سے آگاہ کرتے ہون باوجود اس کے ہم دیکھتے ہین کہ نہ صرف ہند مین بلکہ ہندوستان کے باہر بھی سلسلہ احمدیہ کی تعداد دن بدن بڑہتی جاتی اور کثرت سے ایسے خطوط آنے شروع ہوئے ہین جو کہ ہر جگہ کوئی نہ کوئی ذریعہ خدا ہی کیطرف سے ایسا پیدا ہو جاتا ہے۔ کہ لوگ سلسلہ احمدیہ کی طرف متوجہ ہونے لگ جاتے ہین۔ اس کا اصل سبب یہ ہے کہ جب کوئی مامور خدا کیطرف سے آتا ہے تو اوس کے ساتھ آسمان سے فرشتے نازل ہوتے ہین۔ جو سب سے اول اوس کے انصار ہوتے ہین اور وہ ہر جگہ مستعد دلون کو اس پاک سلسلہ مین داخل ہونے کے واسطے تحریک اور ترغیب دیتے ہین۔ مثال کے طور پر ہم دو خط پیش کرتے ہین جن مین سے ایک محررا واقعہ ملک ایران سے آیا ہے اور ایک جزیرہ لنکا سے آیا ہے۔ محرراوّل صاحب اُردو نہین جانتے اس واسطے ناظرین اون کی عبارت کیطرف خیال نہ کرین بلکہ نفس مطلب کیطرف توجہ کرین۔

ایران

شیخ غازی الدین یوسف صاحب لکھتے ہین۔

بحضور جناب مسیح موعود و مہدی معہود حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

خاکسار۔ غلام۔ کمترین شیخ غازی الدین بعد آداب تسلیمات کے عرض کرتا ہون کہ جناب محمد صادق صاحب کیطرف سے کتابین وغیرہ پہونچین۔ جناب محمد صادق صاحب سے اور بھی کچھ خواہش کتابون کی کرتا ہون۔ آپ جناب نے میرے خواب کی تعبیر لکھی۔ بندہ از حد خوش ہُوا خداوند عالم کا شکر بجا لایا۔ خالق نے مجھ سے ناچیز انسان کو وہ نعمت سے سرفراز کیا۔ مین کس زبان سے اس عالم الغیب کی تعریف لکھون اس رزاق کی توصیف بیان کرون۔ خیر۔ دیگر عرض کرتا ہون کہ مین نے اس محمرہ مین جو عربستان مین ہے و ایران کے تابع حکم وزیر ہو درمیان آپ جناب لوگون کے ظہور ہونے کے بابت تقریر شروع کی۔ یہان تمام شیعہ ہین۔ اہل سنت ہم فقط پانچ چھ ہین جو نوکری دھندے کے سبب سے بسے ہین۔ ہم تمام کراچی بمبئی کے رہنے والے ہین۔ مین نے شیعہ لوگون مین و میرے احمدین صاحب نے تقریرین کرنی اختیار کی ہین۔ تمام محمرہ مین آپ کا چرچا ہو رہا ہے۔ لوگ ایک بات قبول کر جاتے ہین تو دوسرے انکار کرتے ہین تیسرے قبول کرتے ہین تو چوتھے انکار کر جاتے ہین۔ چند مشہور و عالم شیعون نے ہم سے آپ کی کتاب جو فی الحال ہمارے پاس حقیقۃ الوحی ہے۔ دیکھنے مانگی تھی۔ لیکن وہ اردو ہے۔ اون کو کچھ فائدہ نہین ہوتا۔ شکر اوس کارساز کا کہ مین نے پیشتر خواہش کی ہوئی چند کتابین عربی اشتہار و اردو اشتہار اس میل مین مجھے آ پہونچے ہین اس عربی آپکے اشتہارات کو ان عالم شیعہ مین جو وعدہ اپنی سچائی کا کرتے ہین۔ تقسیم کین۔ خیر۔ شکر خداوند عالم کا کہ ان لوگون کو آپ کی خبر پہونچی اور یہان کے علماء آپ ڈھونڈنے ٹٹولنے مین مشغول ہوئے۔ چند علماء کا خیال ہے کہ آپ سے خط وکتابت کرین اور لوگون نے مجھے عرب عجم مین مجھ کو کہا کہ جناب مرزا صاحب سے خط وکتابت کرین گے اور نشان اور کرامت۔ غیب دان وغیرہ کے بارے مین سوال کرین گے۔ مین کہا بسم اللہ شروع کرینگا اور اگر وہ لوگ چاہین۔ تو سال کا خرچ مجھ پہ رکھا جائے۔ دیکھین خداوند عالم اون کو کیا ہدائیت دیتا ہے۔ بے شک آپ سچ کہتے ہو۔ کہ دجّال کی خبر ہم کو خبر آنے کی کی تھی۔ سو تمام آ چکے۔ کارروائی کر لی۔ باقی اب اون کی کارروائی مین کچھ نہ رہا۔

اب جناب سے دوسری عرض کرتا ہون۔ کہ مین شب و روز فکر مین ہو کہ خداوند عالم مجھے جلد قادیان مین لا کر آپ کی زیارت نصیب کرے آپ سے خواہش کرتا ہون۔ کہ آپ میرے لئے دعا فرمائین کہ خداوند عالم میری روزی و رزق مین ترقی دیوے

اور ہماری حالت کو کشادہ کرے ۔ میری اور میری اولاد کو غنی کرے اور کسی کا محتاج نہ کرے ۔ ہمیں ایمان ... اور ہمکو ہر دم و ہر پل نیک ہدایت دیوے اور ... اور شیطان کے پھندے ... بچا دے اور دل میں ہم لوگوں کے نہائت آرزو ہے کہ خداوند ہم کو اتنا ہی دیوے کہ ہم حج ... رسول مقبول ہمارے آخرت کے وسیلہ ... دین ہے بے شک سچا و پاک و صاف دین ہے ... جن پر ہمارے جان و دل صدبار فدا ہے ... زیارت کروا دے ۔ ہماری اندہی آنکھیں ... فرما دیں ۔ ہم اس کعبہ کی زیارت فرمادیں ۔ جسکی بنا ... ابوالانبیاء ابراہیم علیہ السلام والبرکات سے ہوئی ہے ... اگر بوسہ دیویں اور ہماری تمنا نہیں اور دوسرے ... نہیں ۔ آداب قدمبوس شیخ غازی الدین تحریر ...

تحریر مالنکا — جزیرہ لنکا سے منشی حیدر خان صاحب تحریر فرماتے ہیں ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب اقدس

... از تقدیم مراتب تسلیم عرض خدمت اینکہ فدوی اس ... سیلون یعنے لنکا میں قریب ایک سال سے وارد ہوا ... حال میں یہاں کے ایک مقام کنڈی شہر جانے کا اتفاق ہوا تھا ۔ اثنائے گفتگو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے حالات سے وہاں چند مسلمان کچھ کچھ دریافت کرتے ہے ۔ حتے کہ وہاں کے ایک مشہور خیاط محمد اکبر نامی کو ... اس شہر میں اے ۔ ایس ۔ ایم ۔ فوث ... بلاتے ہیں ۔ اون کو سلسلہ عالیہ احمدیہ میں بذریعہ بیعت تحریری آپ جناب داخل کرا دیا ہے ۔ اب وہ صاحب بفضلہ تعالے وہاں معزز مسلمانوں میں ہمیشہ حضور ... کے تعلق کے ذکر خیر کیا کرتے ہیں ۔ مگر عرض خدمت یہ ہے ۔ کہ اس مشہور کلمبو میں ایک مسلمانوں کا انجمن مندرجہ بالا نام سے مشہور ہے ۔ جس کے جملہ افراد منتخب معزز تجارت پیشہ مسلمان ہیں ۔ جن میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ہمیشہ ذکر خیر ہوا کرتا ہے ۔ اس انجمن کے جملہ افراد قریب ۲۰۰ سو آدمیوں کے ہیں بلکہ زیادہ ہوں گے ۔ یہ اس ملک کے اعلیٰ درجہ کے اقبال مند لوگ ہیں ۔ جنہیں تعلیم وتادیب کا چرچا بہت ہے ۔ مذہبی معاملات میں تحقیق حق کا جوش ہے

اس زمرہ کے سربرآوردہ اصحاب جو کہ فدوی سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے حالات تحقیق کرتے ہیں ۔ آج بصد صدق دل ملتجی ہیں کہ اون کے نام سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل فرمائیے اور اون کی بیعت بالفعل تحریری ہی قبول فرمائی جاوے ۔ اور اس شرف اور امتیاز کی سرسری طور پر اون کو اطلاع دیجائے ۔ حتے کہ ان کی مشورت اور کوشش ہے ۔ کہ بہت جلد یہ لوگ بذاتِ خود حضور کی خدمت فیضدرجت میں حاضر ہو کر شرف ملازمت باریابی سے مشرف ہوں گے ۔ مگر اس ملک میں مسلمان اردو تحریر اور تقریر سے بالکل نابلد ہیں زبان تامل بولی جاتی ہے ۔ فدوی اون کو بذریعہ انگریزی زبان کے سلسلہ عالیہ کے حالات سے کچھ تفہیم کراتا ہے

اور پرچہ ریویو آف ریلیجنز ... سے کچھ مطالب نکالتے ہیں ۔ طرفہ یہ ہے کہ اس انجمن کے اکثر افراد انگریزی جاننے میں ماہر ہیں ۔ اس کی معلومات انگریزی یا عربی جو پرچہ جات مطبوعہ عالیہ یہاں کہیں کبھی کبھی اون کو دستیاب ہوتے ہیں ان کے ذریعہ حضور انور کے سلسلہ عالیہ کے حالات معلوم کرلیتے ہیں ۔ اور چاہتے ہیں کہ ہمیشہ اس انجمن کو انگریزی پرچہ جات جو کچھ حضور کے مشن میں شائع ہوا کرتے ہیں ... اس انجمن کے پریزیڈنٹ عبدالعزیز اور مولوی یوسف بن اسمٰعیل سکرٹری ہیں ۔ جن کے ذریعہ ایک پرچہ اخبار انگریزی شائع ہوتا ہے ۔ جس میں سلسلہ عالیہ کا ذکر ہوا کرتا ہے چنانچہ وہ بھی ہمیشہ حضور کی خدمت میں پہونچے گا ۔

یہاں فہرست اسماء بیعت کنندگان دی گئی ہے

اور اس داخلہ بیعت کی اطلاع پریسیڈنٹ عبدالعزیز صاحب کو ذریعہ اور اصحاب کو ملے ۔ اور اون کے بارے میں دعا مانگی جاوے ۔ اور فدوی خادم قدیم سلسلہ عالیہ احمدیہ

منشی محمد حیدر خان ۔ کلمبو سیلون

کس صدی میں مسیح کا انتظار تھا

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا
ناکسان را پیر کامل کاملان را راہ نما

جناب مہدی مسعود صاحب قادیان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ بندہ کو عرصہ سے شوق تھا کہ مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حال سے آگاہ ہووے تو جہاں تک حنفیہ مذہب کی کتب سے ثابت ہوتا رہا ہے یہ تھا کہ تیرھویں صدی کے اخیر میں نازل ہوں گے جیسا کہ انوارع میں درج ہے ۔

اوپر ایک ہزار گذرے تین سو سال
حضرت عیسیٰ آ دسی کرسی عدل کمال

لیکن ہم کو تلاش پر قرآن مجید سے حضرت عیسے علیہ السلام کی وفات کی بابت کافی ثبوت مل گیا ہے ۔ (توفی کے لفظ نے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کو ظاہر کیا اور یہی لفظ حضرت عیسے پر وارد ہے (۱)

۲ ۔ ما المسیح ابن مریم الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل ۔ اور ایسا ہی ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل ۔

اب قرآن شریف سے صفائی ہوئی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ رہنے کی بابت جس کا ایمان کلام الٰہی پر ہے ہرگز بھی شک نہیں رکھتا ۔ اب باقی رہا امام مہدی علیہ السلام کا ذکر ۔ سو حنفیہ مذہب کی کتابوں سے یوں ثابت ہے کہ امام مہدی کا ظہور نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پیشتر ہے ۔ جس کے ظہور ہونے کیوقت کی شہادت نجات المومنین سے ملتی ہے اور آسمانی شہادت ہے

یعنی تیرھویں میں ستیویں سیع گرہن ہوسی اس سالے
اندر ماہ رمضان ایہ لکھیا اک روایت والے

اور باقی تمام اور بھی حدیثہا سے جہاں تک پیشگوئیاں ملتی ہیں ۔ تیرہ سو سال تک کی ملتی ہیں ۔ کسی شخص نے ایسی ہمت نہیں کی کہ تیرہ کی جگہ پندرہ یا سولہ سو بنالیویں ۔ عجب حیرانگی کی بات ہے کہ اس زور اور قوت لگانے سے جو فتوی کفر ... منجانب اللہ کے دعوے والے پر لگایا گیا ہے ۔ نہائت آسان تھا ۔ جو ذرا سے قلم ہلانے سے ہو سکتا ہے ۔ تیرہ کی جگہ پندرہ یا سولہ سو بنا کر چپ کر رہتے اور اپنے ہمنشین مسلمانوں کو سنا دیتے ۔ کہ دیکھو ابھی مہدی کے ظہور میں دو تین سو سال باقی ہے اور وہ بچارے آجکل کے مسلمان جو کہ مکھی پر مکھی مارتے ہیں ۔ جن کو تنا تک نہیں آتا ضرور مان لیتے ۔ شاید یہ بات خیال میں نہ آئی ہو

طریقہ تو آسان تہا۔ جس صورت مین ہماری مذہبی کتابون سے ثابت ہوتا ہے کہ مہدی معہود کے ظہور کا وقت تیرہ سو سال سے بڑہکر نہین ہوسکتا بلکہ اندر یا تیک کے لفظ سے ظاہر ہے۔ تو ہیر ہٹ دہرمی کرنی مناسب نہین بلکہ وقت مقررہ پر جس نے دعوے من جانب اللہ کیا واجب ہے اوس پر ایمان لانا اور پہر ایسے وقت پر کہ دارو مدار ایمان کی تمام چیزین شہادت دی رہی ہین۔ کہ اب وہ وقت ٹہیک ہے۔ ہم تو اس آیت کریمہ کے مصداق مین اور خدا پر چہوڑتے ہین۔ ان یقول ربی اللہ وقد جاءکم بالبینات من ربکم وان یک کاذباً فعلیہ کذبہ و ان یک صادقاً یصبکم بعض الذی یعدکم۔ برائے مہربانی بندہ کا نام بیعت شدون مین درج فرمایا جاوے زیادہ حدادب۔ والسلام

خاکسار فضل احمد ولد محمد بخش احمدی متصل جیل گجرات

بہ بذل مال درراہش سبکے مفلس نے گردد
خدا ہیشو دنا صراگر ہمت شود پیدا

اپیل

بخدمت جملہ احمدی اسپشل اسسٹنٹ صاحبان

بزرگان وبرادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

بوجہ الحمد رسالہ نمبر ۳ (فروری) کا بعد کل ۳ - مارچ کو ملا [illegible] مولوی [illegible] محمد علی صاحب کا مضمون [illegible] [illegible] سکول [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] موجب ترغیب [illegible] [illegible]

برادران! [illegible] مولوی صاحب [illegible] ضرورت عمارت [illegible] فرمائی ہے وہ بالکل بجا ہے اور نہیں کی لیاقت ہی اس قدر ہے اور نہ مین اس کی کوئی ضرورت سمجہتا ہون کہ مین مولوی صاحب موصوف کے مضمون کے شائع ہونے کے بعد کوئی اور لمبی چوڑی عبارت لکہکر آپ کو متوجہ کرون۔ کیونکہ جو قوم دین کو دنیا پر مقدم رکہنے کا وعدہ کر چکی ہو۔ اس کو ان ذمہ دار بزرگون کے احکام کی بجا آوری مین سعادت سمجہنی چاہیئے۔ اور اون کو ان ا[illegible] سے

فارغ البال کرکے کسی اور اہم اور ضروری امور دین مین متوجہ ہونے دینا چاہیئے۔ اور نیز میرا اپیل ایسے احباب کیخدمت مین ہے۔ جو کہ بغیر تنگی اور تکلیف کے ایسی دینی ضرورتون کے وقت سب سے آگے بڑہکر لبیک کہہ سکتے ہین۔ مولوی صاحب نے تو ماہواری آمدنی کا تیسرا حصہ سب کے واسطے لکہا ہے۔ مگر مین آپ کیخدمت مین اس شریف اور نافع الناس پیشہ یعنے میڈیکل پروفیشن کی عزت کا واسطہ دیکر اپیل کرتا ہون۔ کہ لا تنسوا الفضل بینکم کو یاد کرکے کم از کم مین پوری پوری تنخواہ یعنے ماہوار آمدنی بڑی خوشی سے دیدینی چاہیئے۔ کیونکہ یہ کوئی بڑا مطالبہ نہین۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی خدمات کو جب دیکہا جاتا ہے۔ تو ان کے مقابلہ پر ہماری دینی خدمات ہمارا جوش اشاعت اسلام۔ ہمارا تقوی وطہارت پرپشہ کے برابر بہی نظر نہین آتا۔ بلکہ شرم آتی ہے۔ کہ ہم مصداق تو نہین۔ آیت کریمہ وآخرین منہم لما یلحقوبہم کے اور عملی طور پر ایسے نفس پرست ثابت ہون۔ کہ ایک ماہ کی آمدنی بہی خوشی سے نہ دیسکین میرا تو یقین ہے۔ کہ ہمارے پیشہ ور بہائیون مین ایسا کوئی نہین ہوگا اور اس موقعہ پر دیگر احباب سلسلہ احمدیہ کو پتہ لگ جاوے گا کہ جیسا کہ کثرت تعداد مین ڈاکٹر احمدی زیادہ ہین۔ ویسے ہی خدمات دین مین بہی وہ بڑہکر حصہ لیتے ہین۔ مین تو ایک غریب سا آدمی ہون [illegible] [illegible] [illegible] ہون۔ مگر [illegible] [illegible] اور [illegible] [illegible] ڈاکٹر [illegible] [illegible] صاحب [illegible] [illegible] [illegible] گذارش کرتا ہون [illegible] کہ ایک ایک ماہ کی آمدنی [illegible] اس عمارت [illegible] مرحمت فرماوین۔ اور نیز اس جگہ خاص کر اپنے شفیق ومشفق دوستان مفتی حسن علی صاحب بابو محمد دین صاحب نوشہرہ چہاونی۔ قاضی عبد الکریم صاحب بابو محمد یوسف صاحب پسر مولوی مبارک علی صاحب سیالکوٹی کو توجہ دلاتا ہون۔ کیونکہ وہ سیہی کلاس نہ سلور ہونگے ہین اور ان پر میرا خاص حق ہے اور امید ہے کہ وہ میری اس اپیل کو رد نہین فرماوین گے۔ مین اپیل کو زیادہ طول نہین دینا چاہتا اور بسم اللہ کرکے اپنی ناچیز اور حقیر جیسی رقم یعنے مبلغ پچہتر روپے کو جو کہ میری تنخواہ بمع ایلاونس ہے۔ مولویصاحب کیخدمت مین پیش کرتا ہون اور دیگر احباب سے درخواست کرتا ہون کہ وہ بہی فوراً جون سے پہلے پہلے مولویصاحب کو اپنے اپنے چندہ سے اطلاع دے کر عند اللہ ماجور ہون۔ ربنا تقبل منا۔ انک انت السمیع العلیم۔ وآخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین۔ والصلوۃ والسلام علی رسولہ الکریم وآلہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین۔ فقط والسلام

آپکا ناچیز دوست اور مسیح موعود کا ایک ناکارہ غلام
غلام دستگیر احمدی۔ اسپشل اسسٹنٹ انگپا
اوٹ پوسٹ۔ ڈاکخانہ کمائین ضلع میچینا برما۔
محررہ یکم صفر المظفر ۱۳۲۶ھ ہجری۔

ایک ضروری اور مفید عرض

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بعد درزی احمدی بہائیون کی خدمت مین گذارش ہے کہ اس بات کے لکہنے کی تو چندان ضرورت نہین کہ جب کوئی شخص اس سلسلہ احمدیہ مین داخل ہوتا ہے تو اکثر اس کو برادری کی طرف سے طرح طرح کے مشکلات پیش آتے ہین۔ اس لئے اگر کم سے کم ضلع لاہور اور ضلع گوجرانوالہ اور سیالکوٹ اور گجرات کے درزی بہائی اپنے اپنے شہرون اور گاؤن کی احمدی باشندون کا مفصل حال لکہکر دار الامان مین بہیجدین اور ایک جگہ بدر مین چہپ جاوے۔ تو بہت سی آسانیان ہوجاوینگی۔ مثل ناطہ وغیرہ جو ایک اشد مشکل احمدی جماعت مین ہو رہی ہے، ازانجملہ یہ بہی کوئی چہوٹی سی بات نہین کہ آپسمین دینی اور دنیاوی بہائیون کی ملاقات کا راستہ کہل جائیگا۔

زیادہ السلام علیکم

قمر الدین بقلم خود سکنہ اکبر ایان ضلع سیالکوٹ
میران بخش درزی سکنہ گوجرانوالہ بقلم خود

غلام رسول درزی سکنہ گوجرانوالہ
اسمٰعیل ساکن موضع ترگڑی ضلع گوجرانوالہ
فضل کریم درزی سکنہ گوجرانوالہ
کرم الدین درزی " "
کریم بخش درزی " "
فضل الدین درزی " "
غلام قادر درزی " "

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(سوال)	(جواب)
امتحان قبر مین کون پاس ہوگا احمدی یا غیر احمدی	احمدی ہی اس امتحان مین پاس ہوگا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ داوحی

الی انکم تفتنون فی القبور قریبا من فتنۃ الدجال فاما المومن او المسلم لا ادری ایّ ذلک قالت اسماء فیقول محمد جاءنا بالبینات فاجبنا و امنا فیقال نم صالحا علمنا انک موقن (بخاری کتاب الاعتصام) وحی کردہ شد بسوئے من کہ بتحقیق مبتلا کردہ مے شوید در قبر ا نزدیک از ابتلائے دجال چنانکہ اشارت بآن کردہ اما مومن یا مسلم نمے دانم کدام ازین گفتہ است اسماء رد فتنیکہ مے پرسند منکر و نکیر کیست پیغمبر شما پس مے گویند محمد است آمد مارا بدلائل و معجزات پس اجابت کردیم وایمان اوردیم پس گفتہ شود خواب کن در حالیکہ نیکوکاری دانستیم کہ بتحقیق تو مومن موقن ہستی (تیسیر القاری) اس حدیث پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ دجال کا فتنہ یہی ہوگا کہ وہ ان دلائل اور معجزات کی تردید مین کوشش کریگا جن سے آنجناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت ثابت ہوتی ہے چنانچہ آجکل یہ فتنہ اپنے زوروں پر ہے۔ اور پادریوں کی طرف سے طرح طرح کے پیرایوں مین حضرت سرور کائنات و فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک پر حملے ہو رہے ہین مگر افسوس کہ مسلمانون مین بہت ہی کم لوگ اس فتنہ سے محفوظ ہین۔ ہر بات مین اس دجالی گروہ کے ساتھ ہو کر اپنے پیغمبر کی بے عزتی کر رہے ہین۔ اگر کہا جاوے کہ مسیح بہی دوسرے نبیون کی طرح فوت ہوگیا نہ اس نے کوئی پرند پیدا کیا نہ کسی حقیقی مُردہ کو زندہ کیا اور نہ مس شیطان سے پاک ہونے مین اوسے کوئی خصوصیت ہے بلکہ دوسرے انبیاء بھی اس کی طرح مس شیطان سے پاک ہین اور نہ ہی مسیح کا دنیا مین دوبارہ نبی یا اُمتی ہوکر آنا ٹھیک ہے تو جھٹ ہمارے بھولے بھائی کافر کہنے کو تیار ہو جاتے ہین اور نہین سمجھتے کہ ایسی باتون کا ماننا اپنے مونہہ سے حضرت عیسیٰ کو خدا بنانا ہے پس جس شخص کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس وحی پر ایمان ہے کہ اوحی الی انکم تفتنون فی القبور قریباً من فتنۃ الدجال۔ اور وہ چاہتا ہے کہ قبر مین ملائکہ کی طرف سے اوسکو "انک موقن" کا سارٹیفکیٹ عطا ہو اُسے چاہیئے کہ احمدی سکول مین داخل ہو کر محمد جاءنا بالبینات فاجبنا و امنا کا سبق بخوبی یاد کرے ورنہ ملائکہ کے سوال پر اوسے کہنا پڑیگا۔ لا ادری سمعت الناس یقولون شیئاً فقلتہ آج دنیا مین احمدی ہی ایک ایسا فرقہ ہے جس نے دلائل اور براہین کے ساتھ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو ثابت کر دکھایا اور اسی فرقہ کے بانی علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ نے اس راز کو کھولا کہ دجال پر فتح پانا اور اس کے فتنے سے بچے رہنا حجت و برہان سے ہوگا نہ سیف و سنان سے جیسا کہ حدیث مسلم ان یخرج وانا فیکم فانا حجیجہ دونکم سے ظاہر ہے یہ وحی الٰہی جسکا ذکر حدیث مین ہے اور جو سورج گرہن کے وقت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی اور جس نے ہمارے زمانہ کے مسلمانون کو جو کسوف خسوف کا نشان دیکھ چکے ہین دجال کے فتنہ سے بخوبی آگاہ کر دیا اور سمجھا دیا کہ دلائل و بینات پر غور کر کے جناب سرور انبیاء افضل الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان لاؤ تاکہ یہ دلائل تمہین دجالی فتنہ کیوقت کام آوین کیونکہ جس طرح فتنہ قبر کیوقت جو قریب فتنہ دجال کے ہے یہ جواب کہ محمد جاءنا بالبینات فاجبنا و آمنا۔ نجات کا موجب ہے اسی طرح یہ جواب فتنہ دجال کیوقت ہی اس کے شر سے بچانیوالا ہے لہذا ہمارے مسلمان بھائیون کو چاہیئے۔ کہ اس عقل اور امن کے زمانہ مین وہ دلائل اور براہین کے ساتھ اپنے مذہب کی حفاظت کرین۔ قصے کہانیون یا تلوار کے ساتھ اپنے مذہب کی حفاظت نکرین قصے کہانیون یا تلوار کے ساتھ وہ اسلام کو پھیلا نہین سکتے۔ مبارک وہ جو امام الوقت کے ساتھ ہوکر اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت اور شان کو برہا رہے ہین۔ یہی لوگ دنیا۔ قبر۔ آخرت مین کامیاب ہون گے اللہ تعالیٰ دوسرے مسلمانون کو بہی اس پاک گروہ مین شامل فرماوے آمین

کرمداد احمدی دو المیال

حضرت عیسیٰ آسمان سے کیون نازل ہونگے

پہلے تو میرے پر یہ سنا ہوا تھا۔ کہ حضرت عیسے محض دجال کے قتل کرنے کے لئے آسمان سے نازل ہون گے اور میرا خیال تھا کہ قائلین حیات مسیح کے نزدیک ان کے اترنے مین سوائے اسکے اور کوئی حکمت نہین لیکن آج شیخ الاسلام شرح بخاری مین حدیث والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم کے دیکہنے سے معلوم ہوا کہ یہ خیال ٹھیک نہین کیونکہ شرح حدیث مین لکھا ہے حکمت در نزول عیسیٰ علیہ السلام نہ غیر وے از انبیاء رد بر یہود است کہ میگفتند کہ زعم میکردند کہ کشتند و بر دار کشیدہ اند او را یا برائے نزدیک بودن اجل او تا دفن کردہ شود در زمین زیرا چہ نمے سزد ہیچ آفریدہ خاک را اینکہ بمیرد در غیر خاک۔ لو صاحب اب تو فیصلہ ہو گیا۔ ہمارے عیسیٰ پرست مسلمانون کو بڑا ناز اور فخر تو اسی بات پر تھا کہ ہماری تمام کتابون مین بالاتفاق یہی لکھا ہے۔ کہ اُمت محمدیہ مین نہ کوئی ایسا پیدا ہوا اور نہ ہو سکتا ہے۔ کہ دجال کو قتل کر سکے یہ تو ایک ہی شخص کا کام ہے۔ جو فی الحال آسمان پر بیٹھا ہے سو ان بیچارون کو یہ خوشی بہی نصیب نہ ہوئی۔ اس قول نے (جو انکی معتبر کتاب سے نقل کیا گیا ہے) ثابت کر دیا کہ حضرت عیسے کو جنگ دجال سے کیا واسطہ اور تعلق۔ وہ تو یہودیون کو شرمندہ کرنے کے لئے کہ دیکہو مین زندہ تہا اتر رہا ہوں گے اگرچہ عیسائیون کو تو خوشی ہوگی کہ ہمارے اعتقاد کے موافق مسیح زندہ آسمان پر گیا اور زندہ رہا اور زندہ ہی اترا۔ اس لئے وہ خدا ہے اور یا زمین مین دفن کرنے کے لئے اتارے جاوین گے احمدیون کا یہ کہنا کہ خاکی جسم آسمان مین نہین رہ سکتا آخر صحیح نکلا۔ پس بموجب اس قول کے حضرت عیسیٰ کے رفع جسم سے یہی فائدہ ہوا کہ ناحق فرشتون کو ایک لاش کے اٹھانے اور اتارنے کی تکلیف دیگئی یہ سمجھ مین نہین آتا کہ جہان آسمان مین اتنی مدت تک کہانے پینے وغیرہ حوائج کا بندوبست ہوتا رہا وہان دو ہاتھ قبر کے واسطے جگہ نہ تھی کوئی عیسیٰ پرست ہمین سمجھا دے۔ جب کسی آفریدہ از خاک کو غیر خاک مین مرنا لائق نہین تو غیر خاک مین زندہ رہنا کب مناسب ہے فتدبروا اقرا۔ فیہا تحیون و فیہا تموتون و منہا تخرجون۔

کرم داد از دو المیال

اخبار بدر

۵ - ربیع الاول ۱۳۲۶ھ مطابق ۹ - اپریل ۰۸ء

ایڈیٹوریل

سلطنت اور مذہب

جب کہ ہم تاریخ دنیا میں بہت دور چلے جاتے ہیں تو تمدن کی ابتدا اس طرح سے نظر آتا ہے۔ کہ ایک خاندان کے درمیان جو سب سے بڑا بوڑھا بزرگ ہوتا تھا وہی اوس خاندان کا دنیوی حکمران اور وہی اون کا مذہبی پیشوا ہوتا تھا۔ یہ ایسے زمانہ کی بات ہے جبکہ ایک خاندان دوسرے خاندان سے جُدا اور ہر ایک قبیلہ کی الگ حکومت ہوتی تہی۔ ایسے وقت آپس میں لڑائیوں جھگڑوں اور رنجشوں کی کثرت ہوا کرتی تھی۔ اس کے بعد دوسرا درجہ طرز حکومت کا یہ ہوا کہ اون حاکموں میں سے کوئی ایسا زبردست نکلا۔ کہ اوس نے دوسرے طوائف اور قبائل کے احکام کو بزور شمشیر اپنے قابو میں کیا اور خود سب پر حاکم بن گیا اور باقی سب خواہ وہ اوس کے خاندان اور قبیلہ کے تہے خواہ الگ الگ تہے اوس کے ماتحت ہوئے اور ایک سلطنت قائم ہوئی جس کا وہ ایک زبردست شخص امیر یا شاہ یا سلطان یا کنگ یا ایمپریر کہلایا۔ اور اس طرح شاہی حکومت کی ایک بنیاد پڑی۔ ابتدائی وقتوں میں یہ بادشاہ نہ صرف ظاہری اور دنیوی حکومت کے بادشاہ اور امیر کہلائے بلکہ اون کی حکومت مذہب پر بھی ہوا کرتی تھی اور دینی طور پر بھی وہی سب سے بڑے مذہبی پیشوا کہلاتے تہے۔ چنانچہ اس کے مطابق آج تک چینی بادشاہ ایسے ہی متبرک مانے جاتے ہیں اور اس کے آثار یورپ کے بادشاہوں میں بھی پائے جاتے ہیں۔ جیسا کہ شاہ انگلستان چرچ آف انگلینڈ کے سب سے اعلےٰ افسر اور حاکم مانے جاتے ہیں۔ ایسے وقت میں ملک کا مذہب عموماً بادشاہ کا مذہب ہوا کرتا ہے۔ اور پہلے زمانوں میں یہ بات ایسی ضروری تہی کہ ملک کی اصلاح کیواسطے جب کبھی خداتعالےٰ نے کوئی نبی بھیجا تو حالت زمانہ کا تقاضا یہی ہوا کہ نبی وقت بھی اپنی ابتدائی یا انتہائی اصلاح کیوقت بالآخر بالکل ناممکن تہی۔ کیونکہ ملک ہمیشہ شاہی مذہب کو اختیار کرتا تہا۔ اور شاہ وقت کا زور اور رعب اس قدر ہوتا تھا کہ اوس کے مذہب کو چھوڑنے میں بڑی ہلاکت کا سونہہ دیکہنا ہوتا۔ لہٰذا مصلحت الٰہی کا تقاضا بھی یہی ہوتا رہا کہ نبی سلطان بھی ہو تو لوگ بغیر اس کے سچے دین پر نہیں آسکتے اون کیواسطے بہی ہدایت کے راہوں پر آزادی سے قدم مارنے کے واسطے دروازے کہولے جاویں۔

لیکن رفتہ رفتہ جب زمانہ کی حالت میں تغیر آنا شروع ہوا تو مذہبی معاملات سلطنت سے جدا ہونے لگے سلطنت نے رعایا کے مذہبی اُمور میں مداخلت کرنا ناجائز سمجھا۔ ہندوستان جب ملکہ وکٹوریہ کے قبضہ میں آیا۔ تو اعلان شاہی میں اس امر کی وضاحت کیگئی۔ کہ کسی کے مذہب میں کوئی مداخلت نہ کیجائیگی ہندو شنکھ بجائیں عیسائی گھنٹہ بجائیں مسلمان کلمہ توحید کا نعرہ بلند کریں۔ کوئی کسی کی روکاوٹ نہ کرے گا۔ کوئی کسی کا مزاحم نہ ہوگا۔ فرانس اور یورپ کی بعض دیگر سلطنتوں نے اس سے بڑھکر ایک قدم آگے رکہا کہ جب مذہب کو سلطنت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ تو گرجوں اور پادریوں کو جو امداد سرکار کی طرف سے ملتی ہے وہ سب ضبط کی جائے مذہب اگر اپنے پاؤں پر کھڑا ہو سکتا ہے تو ہو ورنہ سلطنت کو کیا مُصیبت پڑی ہے کہ اوسے سنبھالتی پھرے۔ پوپ اور اوس کے پوپلی بہت چلائے چیخے حکومت فرانس پر کُفر کے فتوے جڑے بہت کچھ ڈرایا دہمکایا مگر وہ زمانہ گیا جبکہ پوپ کی بات خدا کی بات مانی جاتی تہی اب تو پوپ کے خداوند یسوع کیا اور خداوند کی ماں کو بھی بے نقط سُنانے والے یورپ میں پیدا ہو گئے ہیں جب خدا ہی کو منظور نہیں کہ عیسائیت کا بت دنیا میں قائم رہے تو پھر پوپ کی کون سُنتا ہے فرانس میں قانون پاس ہو گیا۔ سرکاری اسباب کی میز کُرسی تک جو کبھی دی گئی تہی گرجوں سے واپس لے لی گئی۔ ابھی ہمارے حکام سلطنت انگلشیہ نے یہاں تک ترقی نہیں کی کہ سلطنت کو عیسویت سے بالکل جُدا کریں۔ گو ہند میں قریباً ایسا ہے۔ مگر انگلستان میں مذہب کو حکومت کی طرف سے بہت امداد ملتی لوگوں کی ایک انجمن قائم ہو گئی ہے جس کا مقصد صرف یہ ہے کہ سلطنت کو مذہبی امور سے بالکل جُدا کر دیا جائے حکومت وقت مذہب عیسوی کو اور اوس کے پادریوں کو کسی قسم کی کوئی امداد نہ کرے۔ اور جو کچھ اس وقت ملک کے لوگوں کے خیالات میں اون سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ انجمن ضرور ایک دن کامیاب ہو کر رہیگی یہ سب کچھ تو اپنے وقت پر ہو گا۔ لیکن اس میں کچھ شک و شبہ نہیں کہ اب منشائے ایزدی ہی اسی طرح سے ہے۔ کہ حکومت کو مذہب کے ساتھ کچھ سروکار نہ ہو۔ چنانچہ اس زمانہ میں **خداتعالےٰ نے جو نبی بھیجا ہے اوس کو یہی حکم ہوا ہے کہ براہین اور کرامات و معجزات کے ساتھ دنیا پر اسلام کو پھیلاوے اور سلطنت اور اس کی حکومت کے ساتھ کوئی سروکار نہ رکھے اوس کا ہتھیار اوس کی قبول ہونیوالی دعا۔ اوس کا پُر تاثیر کلام اور اُس کا پُرزور قلم ہے اور وہ تلوار کے ساتھ کچھ سروکار نہیں رکہتا اوس کا ایک پیارا مُرید نہایت بے رحمی کے ساتھ افغانستان میں قتل کیا گیا مگر اوس نے اپنے مریدوں کو جو اب تک افغانستان میں موجود ہیں پھر بھی صبر کا حکم دیا اور کہا کہ میں مذہبی جنگوں کو مٹانے کے واسطے آیا ہوں نہ کہ اون کو اٹھانے کے واسطے۔ بلکہ اس سے** بھی بڑھ کر اوس نے پیشگوئی کی ہے۔ کہ اگر اس زمانہ میں کوئی شخص مذہبی جہاد کے واسطے تلوار اٹھائے تو وہ بجائے فتح کے شکست پائیگا۔ کیونکہ یہ امر منشائے ایزدی کے برخلاف ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال۔

دیں کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال
اب آگیا مسیح جو دیں کا امام ہے
دیں کے تمام جنگوں کا اب اختتام ہے
اب آسمان سے نورِ خدا کا نزول ہے
اب جنگ اور جہاد کا فتوے فضول ہے
دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد
منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد
فرما چکا ہے سیدِ کونین مصطفےٰ
عیسیٰ مسیح جنگوں کا کر دیگا التوا
جب آئے گا تو صلح کو وہ ساتھ لائیگا
جنگوں کے سلسلے کو وہ یکسر مٹائیگا
یہ حکم سن کے بھی جو لڑائی کو جائیگا
وہ کافروں سے سخت ہزیمت اٹھائیگا
اک معجزہ کے طور سے یہ پیشگوئی ہے
کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے

اسلامیوں کی حالت تو خود ہی کمزور ہے نہ دینی سپرٹ ہے اور نہ دنیا اون کو حاصل۔ عیسائی ممالک مین اگر مذہب کو حکومت سے جدا کر دیا گیا ہے تو یہ بھی اسلام ہی کے فائدہ کے لئے ہے کیونکہ ایسی کمزوری کی حالت مین شاید نہ چاہا کہ عیسائیوں کے ظلم اور زبر سے اسلام ذلیل ہو۔ پس ان کے درمیان ایسی رائے قائم ہو گئی۔

غرض اس وقت تمام دنیا مین یہی میلان ہے کہ حکومت کو مذہب سے کوئی سروکار نہ ہو اور یہ اس پیشگوئی کیمطابق ہے جو پہلے سے کتب مقدسہ مین موجود تھی کہ مسیح موعود کے زمانہ مین ایسا ہوگا کوئی ہے جو اسے سوچے اور اس سے فائدہ اٹھائے؟

بے حبِ اہل بیت عبادت حرام ہے
زاہد تیری نماز کو میرا سلام ہے

شیعہ صاحبان! تو اس شعر کو جس موقعہ اور محل پر بولا کرتے ہین اوس کو تو مین آگے چل کر بیان کرونگا ہی۔ لیکن اس کے اصلی معنے جو خاکسار کی رائے ناقص مین آتے ہین بیان کرون۔ شاعر کی مراد اس سے ایسی ہی پائی جاتی ہے۔ جیسے فارسی کا بھی ایک شعر ہے

خلاف پیغمبر کسے رہ گزید کہ ہرگز بمنزل نہ خواہد رسید

اور کہ من یطع الرسول فقد اطاع اللہ۔ اور کہ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ الخ وغیرہ وغیرہ چنانچہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے۔ انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا۔ واذکرن مایتلی فی بیوتکن من ایت اللہ والحکمۃ ان اللہ کان لطیفاً خبیراً۔

ترجمہ۔ اے پیغمبر کے گھر والو! خدا کو تو بس یہی منظور ہے کہ تم سے ہر طرح کی گندگی کو دور کرے اور تمکو ایسا پاک صاف بنائے جیسا پاک صاف بنانے کا حق ہے اور تمہارے گھروں مین جو خدا کی آیتین اور دانائی کی باتین پڑھ پڑھ کر سنائی جاتی ہین۔ ان کو یاد رکھو۔ کیونکہ اللہ سب کا رازدان اور سب کے حال سے واقف ہے۔

اسمین بظاہر تو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر والے مخاطب ہین مگر ضمناً معناً تمام مومنین اور مسلمین بلکہ عام مخلوق الٰہی کو حکم ہو رہا ہے جیسے کمیٹیوں اور انجمنوں مین قیل و قال تو اراکین اور حاضرین سے ہوتی ہے مگر در اصل تمام رعایا برایا کا نفع و نقصان مد نظر ہوا کرتا ہے بلکہ سب کمیٹیاں اور انجمنین اسی مرض کی تو دوا ہین کہ تمام مخلوق الٰہی کا بھلا ہو۔ وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین اور سب کو فلاح اور کامیابی نصیب ہو۔ البتہ مقتدی و مقتدا یا تابع یا متبوع کا فرق ضرور ہوتا ہے۔ ایک تو امام اور پیشوا اور ہادی ہوتے ہین اور دوسرے اون کے پیرو اور تابع اور غلام ہوتے ہین ورنہ جانا سب کو ایک ہی طرف ہوتا ہے اور ایک ہی منزل کے راہی اور ایک ہی مکان کے عازم ہوتے ہین اللہ تعالے چونکہ بیچون بے چگون۔ لامکان۔ لیس کمثلہ شئ ہے اس لئے اوس کی شناخت اور پہچان اور فرمانبرداری محض اوس کے پیارے بندوں ہی کی معرفت جنمین اس کے صفات منعکس ہوں حاصل ہو سکتی ہے۔ اسی لئے ہمیشہ سب رسول علیہم السلام اطیعون فرماتے رہے ہین۔ اسی کا نام سنت نبوی ہے۔ اسمین افراط یا تفریط یا کمی بیشی کرنے ہی کا نام بدعت ہے۔ جسپر مین پہلے مضمون مین مفصل بحث کر چکا ہون۔ اور اس آیت شریف کی عورتیت پر اگلی آیت بخوبی روشنی ڈالتی ہے۔ ان المسلمین والمسلمٰت والمومنین والمومنات والقانتین والقانتٰت والصدقین والصدقات والصٰبرین والصٰبرات والخشعین والخشعٰت والمتصدقین والمتصدقٰت والصائمین والصٰئمٰت والحٰفظین فروجھم والحٰفظٰت والذاکرین اللہ کثیراً والذاکرات اعد اللہ لھم مغفرۃ واجرا عظیما۔ ترجمہ۔ بے شک مسلمان مرد اور مسلمان عورتین اور ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتین اور فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتین اور راست گو مرد اور راستگو عورتین اور صبر کرنیوالے مرد اور صبر کرنے والی عورتین اور خاکساری کرنے والے مرد اور خاکساری کرنے والی عورتین اور خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتین اور روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتین اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنیوالی عورتین۔ اور کثرت سے خدا کو یاد کرنے والے مرد اور یاد کرنے والی عورتین۔ ان سب کے لئے اللہ تعالے نے ان کے کئے کا صلہ یعنے گناہوں کی معافی تیار کر رکھی ہے اور معافی کے علاوہ بڑے بڑے اجر۔ اب اس سے توصاف پایا جاتا ہے کہ مولا کریم۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اہل بیت کو مخاطب فرما کر تمام جہان کے لوگوں کے واسطے عام طور پر فرماتا ہے کہ ہمارا ایسا ایسا ارادہ ہے۔ کہ تم کو ایسا پاک و صاف اور ستھرا بنا دین جیسا پاک صاف کرنے کا حق ہوتا ہے تم لوگ ہماری نازل کردہ آیات اور دانائی کی باتوں کو اچھی طرح یاد کرو اور اون پر عمل کرو۔ اب شاعر کا یہ مطلب اور مدعا معلوم ہوتا ہے۔ کہ جس گھر مین قرآن مجید نازل ہوا ہے جب تک اون سے محبت اونس اور پیار نہ ہو اور اون کے نمونہ اور اسوہ کے بموجب پوری پوری پیروی اور اتباع سے آیات اللہ اور احادیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یاد رکھ کر ان پر عملدرآمد نہ کیا جاوے کسی قسم کا زہد اور ریاضت بدعتی طور پر اللہ تعالے کے ہان قابل پذیرائی نہین ہے۔ پوجا پاٹ ہو یا پُن دان۔ نذر و نیاز ہو یا صدقہ و خیرات۔ ورد وظیفہ ہو یا چلہ کشیاں وغیرہ وغیرہ۔ جبتک وہ خالص للہ اور موافق سنت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکے اہل بیت اور جانشینوں اور تابعداروں کے نہو ہرگز ہرگز منظور اور قبول نہ ہوگا یہ نہ ہوگا۔ دوسرے لفظوں مین خاتم النبین کی مہر کے بغیر اب کوئی سکہ چل ہی نہین سکتا۔ مگر شیعہ صاحبان صرف اپنے

تیئن محب اہل بیت اور مومن تصور فرما کر باقی سب لوگون کو دشمن آل رسول اور منکر خیال کرتے ہین اور اکثر عام طور پر مجلسون محفلون مین رونے رلانے کے سواے اسبات پر بہت ہی زور دیا جاتا ہے۔ کہ اہل بیت کی محبت اور مودت فرض وواجب ہے۔ جو شخص اس مودت اور محبت سے خالی ہے وہ نجات سے محروم رہے گا۔ اور محبت کا نشان اور تمغہ کیا خوبصورت مقرر کیا ہے۔ کہ دور سے تو چمک دمک کرتا نظر آتا ہے۔ مگر نزدیک جاکر غور سے دیکھین تو نرا ہی ملمع او کھوٹا اصلیت اور کھرائی نام کو بھی تو نہین بہت شور سنتے تھے پہلو مین دل کا۔ جو چیرا تو اک قطرۂ خون نکلا غل غپاڑہ اور شور کا رہبت مگر روحانیت کا کہین نام و نشان ہی نہین۔ ہر سال محرم شریف کے پہلے عشرہ مین خصوصاً شہدائے کربلا کے حالات کچھ ایسے پیرایہ اور لباس اور لہجے مین بیان کئے جاتے ہین کہ جنہین ان بزرگون اور مقدس لوگون کی نہایت ہی درجہ کی ذلت اور حقارت اور ناتوانی اور کمزوری بے کسی اور بے بسی ظاہر ہوتی ہے اور یزیدی لشکر کی تمکنت اور جلالت اور عظمت اور شان و شوکت پھوٹ پھوٹ کر نکلتی ہے۔ ہم نے کبھی کوئی ایسا مرثیہ خوان یا کتاب خوان آجتک نہین دیکھا۔ جس نے جرنیلی قاعدے یعنے العاقبۃ للمتقین اور کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی اور لننصر رسلنا وغیرہ وغیرہ کے مطابق سر اجلاس کھڑے ہوکر بلند آواز سے عقلی اور نقلی دلائل سے آل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مظفر و منصور اور غالب اور فتحمند ہونا بیان کیا ہو اور دشمنان اہل بیت کا ذلیل و خوار۔ ناکام اور نامراد اور خراب و خستہ ہونا ظاہر کیا ہو بلکہ جس قدر زیادہ تنگی ترشی اور خراب خستہ حالی کا نقشہ کھینچکر اہل بیت رسول کی مجبوریان اور لاچاریان اور اون کے دشمنون کی زیادتیان اور زور آوریان بیان کی جاوین۔ اسی قدر پڑھنے والے کی عمدگی اور خوبی اور تعریف سمجھی جاتی ہے۔ اور جو شخص مجلس ماتم مین شامل نہ ہو سکے۔ خواہ وہ توحید۔ رسالت امامت۔ قیامت وغیرہ وغیرہ عقائد صحیحہ کا بخوبی قائل ہی نہ ہو بلکہ اس کے اعمال سے بھی نیکی اور صلاحیت ٹپک رہی ہو۔ قرآن خوان ہمہ وقت درود شریف پڑھنے والا صوم و صلوٰۃ کا پابند۔ تہجد اور اشراق تک کو بھی قضا نہ ہونے دے۔ متقی۔ پرہیزگار۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا غرض ہمہ صفت موصوف ہو۔ جسپر مومن

سلمان کا لفظ اچھی طرح صادق آسکے اور صرف چند در چند اشغال دینی کے باعث اور محض خدا کے خوف سے لغویات سے بچنے کے لئے ہی وہان حاضر ہونے سے معذور ہو تو فوراً اس کا نام خارجی لعنتی۔ دشمن اہل بیت بلکہ یزید و شمر تک کا لقب دیتے ہوئے بآواز بلند پڑھ دین گے۔

> بے حُبِّ اہل بیت عبادت حرام ہے
> زاہد تیری نماز کو میرا سلام ہے

اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ شیعہ صاحبان اول تو قرآن مجید کو پڑھتے ہی نہین صرف آیت تطہیر۔ آیت مباہلہ آیت مودت وغیرہ وغیرہ جن مین بزعم خود وہ ایک طرح اپنے خیالات کی تائید پاتے ہین۔ وہ بھی محض لوگون کو قائل کرنے کے واسطے پڑھ لیا کرتے ہین۔ اور اگر سارا قرآن شریف پڑھنے کا اتفاق بھی ہو جائے۔ تو غور و فکر۔ خوض سے مطلق کام نہین۔ ورنہ کم از کم حد سے بڑھی ہوئی بدعتون سے تو باز آجاتے۔ اب مین شیعہ صاحبان سے دو دو باتین کرکے چند روز کے لئے رخصت ہوتا ہون کہ محبت کا اصل مستحق تو اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ۔ اور اگر بغض اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور اوس کی مرضی و غیر مرضی دریافت کرنے کی خاطر اس کے پاک بندون سے بھی انس اور پیار بڑھاکر کونوا مع الصدقین پر عمل کیا جاوے تو باعث نجات اور موجب فلاح دارین ہے۔ مگر یہ بات صرف لفظ محبت کے زبان پر لانے سے ہی تو حاصل نہین ہو سکتی۔

> ہیچ نامے بے حقیقت دیدۂ
> یا ز گاف و لام گل۔ گل چیدۂ

عملی حالت بغیر صرف لاف و گزاف سے کیا ہو سکتا ہے آپ کو ضرور قرآن مجید پڑھنا پڑیگا اور اوس پر عمل کرنا ہوگا۔ مگر اس کے سمجھنے کے واسطے متقی ہونا لازمی ہے اور لایمسہ الا المطہرون کی شرط ضروری رکھی گئی ہے جسکو آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت مین حاضر ہوئے بغیر حاصل نہین کر سکتے۔ اور اگر باوجود اس قدر سمجھانے اور خیر خواہی کرنے کے بھی آپنے اپنی اصلاح نہ فرمائی اور صرف بے سروپا اور بے سند بدعتون ہی کو رواج دیکر اشاعت دین کو نقصان ہی پہنچایا

تو ہمکو بھی شعر مندرجہ عنوان کے جواب مین ایک شعر ہی پڑھکر پیچھا چھڑانا پڑیگا۔ شعر

> آل نبی کی جسمین حقارت تمام ہے
> اے شیعہ ایسے پیار کو میرا سلام ہے

خاکسار گلاب الدین احمدی رہتاسی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلے علے رسولہ الکریم

ماموربن اللہ کی شناخت کے معیار

سلسلہ کے لئے دیکھو اخبار بدر نمبر ۷ ۱۹۰۸ء

منجملہ اون امتیازی نشانات کے جو اللہ تعالیٰ مامور من اللہ کو بخشتا ہے۔ ایک یہ بھی ہے کہ مامور من اللہ کی پیشگوئیان سب پوری ہوتی ہین کیونکہ جو امور واقع ہونیوالے ہوتے ہین وہ اون کا علم خدا تعالیٰ سے حاصل کرکے کہتا ہے اور اوس کی پیشگوئیون مین ایک شوکت اور عظمت ہوتی ہے۔ جو اون پیشگوئیون مین ہرگز نہین ہوتی جو بعض اشخاص اپنے علم کے رو سے یا بعض قرائن سے یا قدرتی اسباب یا علامات کو دیکھکر اپنے تجربہ کی بنا پر کرتے ہین اور ان مین وہ تحدی اور زور نہین ہوتا جو مامور من اللہ کی پیشگوئیون مین ہوتا ہے۔ مامور من اللہ کہتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے مجھے فلان امر کی خبر دی ہے۔ اور وہ ضرور ہی واقع ہوگا اور اوس کا یقین ایسا مضبوط ہوتا ہے کہ باوجود ظاہری اسباب کے جو اوس پیشگوئی کے پورا ہونے مین عوام الناس کی نظر مین بعض اوقات ایک رکاوٹ معلوم ہوتے ہین۔ وہ کبھی ایک ذرا سا وسوسہ بھی دل مین نہین لاتا اور بار بار دنیا کو یقین دلاتا ہے کہ میرے رب کی باتین جو اوس نے مجھپر ظاہر کین ضرور بالضرور پوری ہوکر رہینگی۔ گویا اون کا کسی آیندہ وقت پر پورا ہونا اوس کو نظر آرہا ہے اور وہ صفائی سے مشاہدہ کر رہا ہے جسکو دنیا نہین دیکھتی۔ برخلاف اس کے دوسرے لوگ جو اٹکل یا کسی حساب وغیرہ کے رو سے کوئی پیشگوئی کرتے ہین۔ اس مین ہرگز زمانہ و نہین ہوتا اور نہ وہ پر زور دعوے سے کہتے ہین۔ کہ ضرور ایسا ہی ہوگا۔ وہ صرف اپنے قیاس یا کسی علم کے

لوگون کی پیشگوئیان صحیح معنون مین پیشگوئیان نہین
ہین۔ پیشگوئی وہ ہوتی ہے جو انسانی علم اور طاقت سے
بالاتر ہو۔ اور ایسی پیشگوئیان صرف وہی شخص کرسکتا ہے
جسکو خدا تعالےٰ نے اپنی طرف سے علم بخشے۔ مثلاً زلزلہ
والی پیشگوئی کی طرف خیال کرو۔ جو حضرت امام الزمان
مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اوس کے وقوع
سے بہت عرصہ پہلے کی تہی آپنے فرمایا کہ ایک ایسا
زلزلہ آنیوالا ہے جس سے پہاڑ پہٹ جاوینگے
مکانات کا نام ونشان نہ رہیگا اور وہ ایسا ہوگا کہ
اوس کی نظیر پہلے زمانون مین بہت ہی کم ملیگی اور پہر
اللہ تعالےٰ نے ایسا ہی کیا۔ کانگڑہ کا پہاڑ پہٹ گیا
مکانات کا نام ونشان نہ رہا۔ ہزارون آدمی زندہ درگور
ہوئے۔ اور ہزارون بے خانمان ہو گئے اور یہ
ایک ایسا زلزلہ تہا۔ کہ جسکی نظیر برٹش انڈیا کی تاریخ
مین یا اس سے پہلے کسی زمانہ مین نہین ملتی۔ ہندون
کا معبد یا بُت خانہ جو ہزارہا سال سے چلا آتا تہا تہ وبالا
ہوکر ملیامیٹ ہوگیا۔ اب کیا کوئی شخص اپنی اٹکل یا
علم کے رو سے ایسی تحدی کے ساتہہ کہہ سکتا ہے
کہ ایسا واقعہ آنے والا ہے؟ ہرگز نہین۔ ایک مشہور
جی آگوجسٹ (ماہر طبقات الارض) جاپان سے اس
زلزلہ کی تباہی کو دیکہنے آیا اور اوس نے مقامات تباہ شدہ
کا ملاحظہ کرکے اپنے علم کے رو سے پیشگوئی کی کہ
اب یہان کے لوگون کو کوئی خطرہ نہین کیونکہ دو سو سال
تک اب کوئی زلزلہ نہین آئیگا مگر کیا اوس کی پیشگوئی
پوری ہوئی؟ ہرگز نہین۔ تہوڑے عرصہ کے بعد ہی
ایک اور زلزلہ حضرت اقدس ؑ کی پیشگوئی کے مطابق
آیا جس مین یہ بتایا گیا تہا کہ جو مکانات لوگ پہر بنائینگے
اللہ تعالےٰ اون کو بہی منہدم کردیگا۔ چنانچہ ایسا ہی
ہُوا یعنے لوگون کے نو تعمیر کردہ مکانات زلزلے سے
گر گئے۔ اب ایک اور پیشگوئی کیطرف خیال کرو۔
حضرت اقدس نے خدا تعالیٰ کی وحی کے مطابق براہین احمدیہ
مین لکھا کہ ایک ایسی بیماری آنیوالی ہے جو دنیا مین
بہت تباہی کریگی اور وہ اس لئے آئیگی کہ لوگ میری
تکذیب کرینگے دُکہہ دینگے۔ گالیان دینگے۔
کافر الکفر دجّال وغیرہ نامون سے پکارینگے۔ اور
شوخی و شرارت سے باز نہین آوینگے اور

کرنے کے لئے ہوگی۔ چنانچہ وہ بیماری آئی اور اوس نے
ایک خوفناک تباہی ملک مین کی مگر شریرون اور دل کے
اندہون نے عبرت نہ پکڑی۔ پہر پنجاب مین طاعون
آنے سے پہلے آنحضرت ؑ نے اپنا ایک رویا مشتہر
کیا اور لوگون کو توبہ کرنے کا حکم دیا کیونکہ آپنے فرمایا کہ
طاعون پنجاب مین آنیوالی ہے۔ چنانچہ تہوڑا ہی عرصہ
اس کے بعد طاعون بڑے زور وشور کے ساتہہ
ملک پنجاب مین پڑی اور لاکہون آدمی اوس کے شکار
ہوئے۔ اب کوئی بتلائے کہ کیا انسان اپنے علم سے
ایسی غیب کی باتین قبل از وقت کہہ سکتا ہے؟
مخالفین کو لازم ہے کہ سوچین اور غور کرین۔ اب
مین ایک اور پیشگوئی کیطرف ناظرین کو توجہ دلاتا ہون
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پنڈت لیکہرام کی
استدعا پر اس کی نسبت اس کی موت سے کئی سال پہلے
فرمایا کہ بسبب اون ہتک آمیز اور بے ادبانہ الفاظ
کے جو وہ بزرگان دین اور خدا کے پاک انبیاء علیہم السلام
خصوصاً ہمارے سید ومولیٰ حضرت محمد رسول اللہ
صلی اللہ کے حق مین استعمال کرتا ہے ایک خارق عادت
عذاب کی موت کا مزہ چکہہ کر ہاویہ مین چند سال کے اندر
گرایا جاویگا اور اوسی اشتہار مین یہ تحدیا۔ الفاظ تہے
کہ ضرور اوس پر عذاب آویگا اور اگر نہ آوے تو مین خدا تعالیٰ
کیطرف سے نہین اور جو کچہہ سزا مجہہ کو دی جاوے مین
بخوشی اوس کو قبول کرونگا اور اوس کے ساتہہ بطور
نوٹ یہ بہی لکہدیا کہ اب آریہ صاحبان کو چاہیئے کہ
سب ملکر اپنے پرمیشر سے دُعا کرین کہ یہ عذاب
اون کے وکیل کے سر سے ٹل جائے۔ ان الفاظ
سے ظاہر ہوتا تہا۔ کہ حضرت اقدس آنیوالے عذاب
کو دیکہہ رہے تہے اور یقین تام سے فرماتے تہے کہ وہ
وارد ہو چکا اور ہرگز نہین ٹلیگا چنانچہ دنیا نے دیکھا کہ
ایسا ہی ہُوا۔ مگر افسوس مخالفون اور دل کے اعمیٰ
لوگون نے اسے قبول نہ کیا۔ چاہیئے تو یہ تہا کہ اس
سے اون کے دلون پر ایک سخت چوٹ لگتی اور وہ
امام کے قدمون مین جا گرتے اور خدا تعالیٰ کا شکریہ
ادا کرتے۔ کہ اتنا بڑا نشان ظاہر ہُوا اور اسلام کی
فتح ہوئی۔ مگر برعکس اس کے انہون نے کچہہ بہی
توجہ نہ کی۔ اور امام علیہ السلام کی مخالفت پر ویسے

اس مامور من اللہ نے کین جو اپنے اپنے وقتون پر پوری
ہوئین۔ مگر مخالفون کے نزدیک گویا ایک بہی پوری نہیں
ہوئی اور یہ ایسے ہی ہے جیسے پہلے نبیون کیوقت
اور جناب رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک
مین منکرون کو نشان پر نشان دکہائے جاتے تہے۔ مگر وہ
یہی کہتے تہے کہ کوئی نشان نہین دکہایا جاتا۔ گویا وہ
خدا کے نشانون کو نشان ہی نہین گردانتے تہے اور
ایسا ہی حال اس زمانہ مین ہو رہا ہے۔ خود مسلمان بڑے
بڑے عالم اور صوفی کہلانے والے سنت اللہ سے
ناواقف ثابت ہوئے اور منکران پیشین ہی کے زمرہ
مین داخل ہوئے۔ افسوس! خدا تعالیٰ مخلوقات پر رحم
کرے اور اون کو راہ راست پر لاوے۔ آمین
اب رہی یہ بات کہ اگر مامور من اللہ کی سب پیشگوئیان
صحیح ہوتی ہین۔ تو کیا وجہ کہ اکثر لوگ اون کے پورا ہونے
کے قائل نہین ہوتے اور نہ اون پر ایمان لاتے ہین سو
اس کا جواب یہ ہے۔ کہ قدیم سے سنت اللہ یہی چلی آتی ہے اور
خدا تعالیٰ کو یونہی منظور ہے کہ اس علم مین جو وہ اپنے مامور
کو غیبی امور کی نسبت بخشتا ہے۔ ایک پہلو خفاء کا بہی ہوتا کہ
اہل بصیرت اور نظر تعمق اور غور سے دیکہنے والون کو
اور دوسرون مین ایک کہلا امتیاز ہو چنانچہ اہل بصیرت
اون پر ایمان لاکر ایمان بالغیب کا ثواب حاصل کرتے ہین
اور جو لوگ غور نہین کرتے اور سنت اللہ سے ناواقف ہوتے
ہین وہ اپنی کجی اور بے بصیرتی کی وجہ سے خفاء کے پہلو
کو نہ سمجہہ کر اس سے ٹہوکر کہاتے ہین اور بدظنی مین پڑکر انکار
جیسی بلا مین گرفتار ہو جاتے ہین اللہ تعالیٰ قرآن شریف
مین مومنون کی ایک یہ صفت بہی بیان فرماتا ہے کہ وہ غیب
پر ایمان لانے والے ہوتے ہین جیسے فرمایا "یومنون بالغیب"
سو یہ مومن کی ایک بڑی خصوصیت ہے کہ وہ خدا کی پُر حکمت باتون
پر ایمان لاتا ہے۔ مگر افسوس اس زمانہ کے اکثر مسلمان
مشابہ بالکفار ہو گئے جو یہ چاہتے ہین۔ کہ کسی امر کو ایمان
بالغیب کے رنگ مین نہ مانین بلکہ صرف اس صورت مین مانین
کہ جب ایک بات ایسی عیان اور ظاہر ہو جائے جیسے کہ سورج
یا کوئی اور عالم اسباب کی چیز۔ مگر اون کو یہ معلوم نہین کہ جو
بات عیان اور آشکار ہو جاویگی اس کے ماننے مین کوئی ثواب
حاصل نہین ہو سکتا کیونکہ اس کے تسلیم کرنے مین کافر مومن
اور مشرک سب برابر ہون گے۔ اللہ تعالےٰ کی اسمین کہ غیب

...کا پہلو بہی اس کی پر حکمت باتون مین ہو یہی حکمت ہے۔ کہ اس سے مخلص اور نیک بندون اور غیرون کے درمیان امتیاز ہو جاتا ہے۔ (باقی آئندہ انشاء اللہ تعالےٰ) خادم حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود
(خاکسار ہدایت اللہ احمدی گجرات)

بدرِ خواتین

مولوی صاحب چاوہ کی لڑکی کے ساتھ میرا مباحثہ

گذشتہ اشاعت سے آگے

میری بات ٹالکر۔ نہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آسمانون پر ہی گئے ہین۔ اچھا گئے سہی مگر دو تین گھنٹہ مین ہی واپس آ گئے وہان حضرت عیسے کیطرح تو کوئی جائے سکونت نہ اختیار کر لی اور نہ ہی خداوند کریم نے ایک دو دن ٹھیرا کر کہا بلکہ چند گھنٹون کے بعد واپس زمین پر بھیج دیا۔ مگر حضرت عیسے علیہ السلام کے ساتھ خداوند تعالے کو نہایت درجہ کی اُلفت ہے جن کو اتنے سو برس سے زندہ اپنے پاس اس واسطے بٹھا رکھا ہے کہ وہ آخری زمانہ مین میرے محبوب کی امت سے جسے خیر امت کا خطاب چھین لین اور اپنی پیغمبری سے معزول ہون واہ صاحب کیسے عقل کی بات ہے۔ (بیوی صاحب خاموش حیران) مین نے کہا کہ دیکھو قرآن کریم فرماتا ہے۔ وما جعلناہم جسداً لا یاکلون الطعام مین نے کوئی ایسا جسم نہین بنایا۔ جو کھانا نہ کھاتا ہو۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ جب تک زندہ تھے کھانا کھایا کرتے تھے۔ سو اب اگر آسمان پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے سکونت اختیار کی ہے۔ تو ان کے کھانے کا کیا بندوبست ہے کوئی باورچی مہتر وغیرہ بھی ساتھ ضروری ہو گا جو کہ ان کی زندگی کے لوازمات پورے کرتا ہو۔

(جواب) وہ کھانے پینے کے محتاج نہین ان کا جسم ایسا ہی ہے جیسا کہ فرشتون کا۔

(جواب الجواب) مین نے کہا بالکل ٹھیک یہ تو مین پہلے ہی مان چکی ہون کہ نیک لوگون کو بعد از موت لطیف جسم ملتا ہے۔ جو کہ فرشتون کے جسم کی طرح ہوتا ہے اور وہی جسم جنت مین جاتا ہے۔

(سوال) مین نے کہا بالفرض عیسٰی علیہ السلام فرشتون کے جسم مین اترین تو آپ انہین کیسے دیکھین گے کیونکہ فرشتے سوائے پیغمبرون کے دکھائی نہین دیتے۔

(جواب) وہ دنیا مین اگر انسان بن جاوین گے اور ان کے ساتھ غیب سے یہ ندا آوے گی کہ یہ مسیح ہے۔ قبول کر لو ورنہ پچھتاؤ گے۔

(سوال) کاش کہ یہ منادِ فرشتہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پہلے دیا جاتا تو وہ صلیب سے بچ رہتے ان کی قوم ان کی قدر و عزت کرتی بعد ازان اگر حضرت عیسیٰ السلام نے فرشتہ بن کر آنا ہے تو یہ سمجھو کہ آ گیا اور انسانی جامہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا لے لیا۔

(جواب) پہلا اُنہی کہ وہ مہدویت کا بھی دعوے کرتے ہین۔ مہدی کی مان کا نام آمنہ باپ کا نام عبد اللہ قوم سید عیسیٰ کی مان کا نام مریم ہونا یہ کیسے بننے لگے۔

مینے کہا کہ جب تم ایک سیپارہ وفات مسیح والی پڑھ جاؤ گی تو پھر تمہین ان کے دعاوی بتلاؤن گی۔ ابھی کچھ مختصر سا سمجھا دیتی ہون۔ اول یہ حدیث ہے۔ کہ لا مہدی الا عیسے۔ اور پھر دوسری اماماً حکماً سے یہ صاف ظاہر کرتی ہین کہ وہ ایک ہی شخص ہے اور ہوگا بھی تم مین سے۔ سو جو آنیوالا شخص تھا وہ تو آ گیا مگر آپ لوگون کی آنکھون پر پردے پڑے ہوئے ہین اگرچہ خداوند جل شانہ کسی کو گمراہ نہین کرتا۔ مگر جب انسان ایک فعل کا مرتکب ہوتا ہے تو اس کے مقابل ایک خدا کا فعل ہو جاتا ہے۔ جب مکان کے تمام دروازے بند کر دئے جاوین تو خداوند کریم اپنی سورج کی روشنی کو اندر نہین آنے دیتے جو شخص کچھ مدت اپنے ہاتھ کو بیکار رکھے رہے وہ سوکھ جاتا ہے۔ ایسا ہی آپ لوگون کا حال ہو گیا ہے آپ نہین سمجھتے کہ ان باتون مین استعارے ہوتے ہین۔ اگر کسی کو کہا جاوے کہ وہ بشر ہے تو کیا اس کے پنجے منہ وغیرہ سب بشر کی مانند ہی ہو جاوینگے نہین بلکہ اس مین ایک بہادری کی صفت پائی جاتی ہے۔ جس کی واسطے بشر کہا گیا اگر کسی پہلوان کو رستم کہا جاوے تو کیا وہ سچ مچ ہی رستم آ گیا۔ جسکو سینکڑے برس مرے ہوئے گذر گئے بلکہ اس مین صرف ایک جوانمردی رستم والی پائی جاتی تھی۔ ایسا ہی ہمارے حضرت اقدس مین عیسے علیہ السلام والی صفتین پائی جاتی ہین۔ جیسا کہ مسیح علیہ السلام یہودیون کو راہ راست دکھانے آئے تھے ویسا ہی یہ مسیح موعود یہودی صفت مولویون کو راہ راست پر لانے آئے مین نہ کہ یہودی اصلی یہودی ہین پس یہ مسیح بھی مثیل مسیح ہین اس واسطے ان نامون کو حقیقت پر محمول کرنا سراسر جہل اور نادانی ہے۔ جیسا کہ مسیح کا کام قتل الخنزیر اور کسر الصلیب لکھا گیا ہے سو اگر ظاہری معنے لئے جاؤ تو بتلاؤ کہ اگر حضرت مسیح نے دیوانہ وار پانچ دس صلیبین توڑ دین تو کیا فائدہ ہوا۔ پادری لوگ اور بنا لین گے اور اگر نازل ہوتے ہی سور مارنے شروع کردئے تو انگریزون نے کھا لئے وہ بھی ان کو ہی نفع پہنچ گیا یا چوہڑے چمار خوش ہوئے۔ جنکو عیسے علیہ السلام نے شکار مار دیا۔ ہمین ان کے آنے سے کیا فائدہ حاصل ہوا (بیوی لاجواب) مینے کہا کہ میری بات کانون کی کھڑکیان کھول کر سُن کہ کسر الصلیب سے مراد عیسائی دین کا توڑنا تھا۔ جو کہ مسیح کیوقت زور دن پر ہو گا۔ اور قتل خنزیر سے بد آدمیون کو بزور قلم مارنا ہے۔ سنتے ہی بیوی کے اوسان خطا ہو گئے۔ مجنونانہ سوال کیا۔ مرزا صاحب نبوت کا دعویٰ کرتے ہین۔

(جواب) مین نے کہا افسوس تم عقل سے کوسون دور ہو اگر کچھ خداداد لیاقت ہوتی تو ایسا سوال نہ کرتی مین تو پہلے تمہین کہہ چکی ہون کہ جب تم مسیح ناصری کو قبر مین سلا لو گی تو پھر سب یہ باتین سمجھاؤن گی۔ مگر لو خاتم النبیین کی حقیقت بھی سمجھائے دیتی ہون۔ خاتم النبیین کے یہ معنے ہین کہ کوئی نبی یا مرسل ان کی مہر تصدیق یا کامل اتباع کے بغیر مبعوث نہین ہو سکتا اور یہ بھی خوب واضح رہے۔ کہ خاتم الانبیاء کے بعد کوئی نبی نئی شریعت لے کر نہین آ سکتا۔ جیسا کہ گذشتہ زمانون مین پے در پے پیغمبر آتے رہے اور اگلے رسولون کی شریعتین تخفیف ترمیم ہوتی رہین۔ ہمارے سرور کائنات فخر موجودات گویا کہ رحمت اور انوار الٰہیہ اور برکات یزدانیہ کا ایک ناپیدا کنار سمندر ہین جن کا منبع خود خداوند عالم ہے۔ اس سمندر سے وقتاً فوقتاً جب ظلمت تاریکی اور روحانی خشک سالی کا دور آتا رہا تو حسب مقتضائے وقت و ضلالت ندی اور نالے نکلتے رہے جو کہ باغ احمد کو سرسبز و شاداب کرتے رہے اب اس وقت چونکہ ظلمت و ہریت جہالت و جاہلیت ضلالت کا عالمگیر شور اور شر اور فتنہ برپا ہو گیا تھا۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

اخبارات کی رائے اور انپر ریویو

نور افشاں گورنمنٹ پر معترض ہے

عیسائیوں کا اخبار نور افشاں ۲۷۔ مارچ ۱۹۰۸ء کے پرچے میں رقمطراز ہے جاپانیوں کی ترقی کا ایک سبب یہ ہے۔ کہ اس نے یوروپ اور امریکہ کی تعلیمی حالت کو دیکھ کر اپنے لوگوں کی ضرورتوں کے پورا کرنے کا بھی خاطر خواہ انتظام کر دیا ہوا ہے۔ مثال کے طور پر اگر ہم دونوں ملکوں کی تعلیمی حالت کا مقابلہ کرین تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ جاپان کی آبادی چار کروڑ ستر لاکھ کی ہے۔ جاپان کا رقبہ صوبہ مدراس کے برابر اور آبادی اضلاع متوسط کے لگ بھگ ہے۔ لیکن برٹش انڈیا کی آبادی ۲۳ کروڑ ۵۰ لاکھ ہے۔ جاپان اپنے لوگون کی تعلیم کے لئے پبلک فنڈ میں سے پچاس لاکھ پونڈ سے کچھ اوپر خرچ کرتا ہے مگر برٹش انڈیا میں ۲۵ لاکھ پونڈ سے کچھ کم خرچ کئے جاتے ہیں۔ اگر وہ رقم جو ہماری گورنمنٹ تعلیم کے لئے خرچ کرتی ہے۔ جاپانیوں کے برابر کی جاوے تو گورنمنٹ کو موجودہ رقم سے اٹھارہ گنا یعنے دو کروڑ ستر لاکھ پونڈ خرچ کرنا پڑے گا۔ ہماری گورنمنٹ کا موجودہ تعلیمی خرچ جاپان کے اس خرچ سے بھی کم ہے جو جاپان میں تعلیم کے علاوہ محض عمارتوں میں ہی خرچ کیا جاتا ہے۔ جاپان میں فی کس تعلیم پر ۱۱ آنہ ۳ پائی برٹش انڈیا میں ا رہ پائی خرچ کئے جاتے ہیں۔ بڑودہ ایک چھوٹی سی ریاست ہے۔ مگر اس میں فی کس ۵ رسالانہ خرچ ہوتے ہیں۔ جرمنی ۱۲ ر۔ فرانس میں ۱۱ آنہ ۳ پائی سے انگلستان سے سپین ۸ ر۔ اٹلی ۱۱ آنہ ۳ پائی فی کس تعلیم پر خرچ کرتی ہے۔ جاپان گورنمنٹ کا مقصد یہ ہے کہ تعلیم سے وسیلے کامل۔ مضبوط اور آزاد طبیعت انسان پیدا کرے مگر ہماری سرکار کی غرض یہ ہے کہ اس کو ایسے شخص مل سکیں جن سے گورنمنٹ اس ملک کے انتظام میں مدد لے سکے۔

بدر۔ اگرچہ اپنی اس رائے کے اخیر میں نور افشاں نے یہ بھی لکھا ہے کہ ہمیں صبر سے انتظار کرنا چاہیئے کیونکہ گورنمنٹ کی توجہ اب اس پر لگ گئی ہے اور وہ ہماری تعلیمی حالت کو سدھارنے اور اس کو جاپان وغیرہ دیگر ممالک کے پیمانے پر لانے کی کوشش میں مشغول ہے۔ تاہم جس پیرایہ میں غیر ممالک کے اخراجات تعلیم کا نقشہ کھینچا گیا ہے وہ اگرچہ پادری صاحبان کو اس لحاظ سے مفید پڑے کہ معترضانہ خیالات کے آریہ ہندو یہ سمجھ لین کہ عیسائی ہمارے ہم خیال ہیں لیکن ایسی غلط فہمیوں سے مناسب نہیں کہ پادری صاحبان عیسائیت کی تائید خاص کرین اور جس گورنمنٹ کا نمک کھا رہے ہیں اسی کی مخالفت میں نادان لوگوں کو جوش میں آنے کا موقع دیں۔

کیا میونسپل اکونٹ کوڈ میں اصلاح کی ضرورت ہے

اخبار میونسپل گزٹ صدر لاہور ۲۲۔ مارچ ۱۹۰۸ء لکھتا ہے۔ کہ میونسپل کوڈ میں بہت سی باتوں کی اصلاح کی ضرورت ہے اور ان دقتوں کی رفع دار کیلئے ایک کانفرنس منعقد کرنی چاہیئے۔ جس میں ہر میونسپل کمیٹی کیطرف سے وائس پریزیڈنٹ سکرٹری اور سپرنٹنڈنٹ چنگی کو شامل کرکے رائے لی جائے بلکہ اصل نقائص تو اس طریق پر معلوم ہو سکتے ہیں کہ ایک خاص تعداد بابروں کی بھی بلائی جائے۔ جس سے اصل دقتیں دریافت کرکر ان پر غور کیا جائے۔ صرف یہی طریق ایسا ہے"۔

بدر۔ اس میں شک نہیں کہ ہر ایک قانون تجربے کے بعد کچھ نہ کچھ اصلاح کا محتاج نظر آیا ہے۔ لیکن اس کے واسطے گورنمنٹ ہمیشہ خود اصلاحی پرچیاں کتابوں کے اندر لگاتی رہتی ہے۔ میونسپل اکونٹ کوڈ کو بنے ہوئے بمشکل تین سال گذرے ہون گے اور اسے بہت غور و خوض کے بعد منظور کیا گیا تھا۔ اب اتنی جلدی اس کے بدلنے کی تجویز کرنا مناسب نہ ہوگا۔ البتہ نئے ایڈیشن کے وقت کارکنان کمیٹھاے و تجار کی رائے لینا بہتر ہوگا اور امید ہے۔ کہ گورنمنٹ ایسا ہی کریگی۔

حکومت انگریزی کی ضرورت

اخبار وکیل ہندوؤں اور آریوں کے اس ظالمانہ سلوک کی طرف اشارہ کرکے جو وہ مسلمانوں پر وفادار سرکاری اور اخبارات کے آرٹیکلوں میں کر رہے ہے لکھتا ہے ہمارے بلند پایہ ہمسایوں کا یہی طرز عمل ہے جسے دیکھتے ہوئے نہائت زور سے اس امر کی تائید کرنی پڑتی ہے کہ ہندوستان میں انگریزی حکومت نہ صرف انگریزوں کے لئے مفید ہے بلکہ خود ہندوستان جیسے ملک میں اسبات کی سخت ضرورت اور از بس احتیاج ہے کہ انگریزوں جیسی نصفت شعار۔ روشنضمیر اور اعلے تعلیمیافتہ قوم یہاں کے ایوان حکومت پر قابض رہے۔

بدر۔ بہت درست رائے ہے۔

ذخیرہ معلومات

۱۔ اگر کوئی شخص بدون آرام لئے راتدن برابر چلتا رہے تو اس کو تمام دنیا کے گرد گھوم آنے کے لئے ۴۲۵ دن لگین گے

۲۔ زمین سے سات میل کی بلندی پر انسان کو تنفس لینا سخت دشوار ہے۔

۳۔ گلاب کا درخت سب سے پہلے ۱۳۱۶ء میں انگلستان میں لایا گیا۔ پہلے دمشق دار الملک شام سے کروسیڈس ذلگستان لے گیا۔

۴۔ قیاس کیا جاتا ہے۔ کہ تمام دن کی جسمانی محنت اور تین گھنٹہ کی تعلیمی محنت سے جسم انسان کو بہت ضرر پہونچتا ہے۔

۵۔ اندازہ کیا گیا ہے۔ کہ پاگلوں میں فی تین ہزار ہوسولہ نفر عشق و محبت کی وجہ سے دیوانے ہوتے ہیں۔

۶۔ انگلینڈ میں فی ہفتہ تخمیناً بیس ہزار سے زائد مریض ہسپتالوں سے دوائی لیتے ہیں۔

۷۔ شتر مرغ کے ایک انڈے کا وزن تخمیناً چار پونڈ ہوتا ہے۔

۸۔ ویل مچھلی فی گھنٹہ ۱۰ سے ۱۲ میل جاتی ہے۔

۹۔ اندازہ کیا گیا ہے۔ کہ ڈاکخانہ میں داخل ہوئی چٹھیات نی دس لاکھ صرف بیس چٹھیاں (ان ڈلیورڈ) یعنی بدون تقسیم کئے رہ جاتی ہیں۔

۱۰۔ تمام دنیا میں صرف تین جگہ پر سنبرف دستیاب ہوتا ہے جزیرہ آئسلینڈ میں ماؤنٹ ہیکلا پر۔ دریائے اوبی کے منبع کے مقام پر اور امریکہ شمالی میں ایک جگہ ہے۔

ذہانت کا بد استعمال

ایک انگریزی مُصنّف کا قول ہے کہ "جرائم پیشہ بالطبع ذہین ہوتے ہیں۔ ہرچند وہ اپنی ذہانت کا بدترین استعمال کرتے ہیں" ذہانت کا بدترین یا بہترین استعمال ایک علیحدہ بات ہے۔ مگر کسی صورت میں اس (دانائی) کی موجودگی سے انکار نہیں ہو سکتا۔ بھلا مسٹر ہیرم میکسم نے اپنی ذہانت کا بہترین استعمال کیا ہے؟ گو یہ دوسری بات ہے۔ کہ ہم اپنی (زعم کی) ڈکشنری میں جس کام کو چاہیں۔ اچھا قرار دیں۔ جسے چاہیں بُرا۔ مگر نگاہ تعمق سے دیکھا جاوے۔ تو میکسم گن موجد کا کام بھی قابل نفرین ہے۔ خیر! یہ جملہ معترضہ تھا۔ تو جرائم پیشہ کی تاریخ بھی اصحاب فطرت کے لئے ایک عجیب تاریخ کا منصب رکھتی ہے۔ اس تاریخ کا مطالعہ عقل بڑھاتا ہے۔ اس سے ہمیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ اشرف المخلوقات انسان کی جنس میں۔ کوئی ممبر سوسائٹی کے فوائد کے لئے ریل یا تار ایجاد کرتا ہے۔ تو اوس کے مقابلہ میں خود غرض انسان ذاتی فوائد کے خیال سے جرائم کی نوعیت میں ویسی ہی بلکہ اس سے بھی زیادہ حیرت خیز ایجادیں کرتے ہیں۔ ذیل کی مثالوں سے ہم اپنے اس مضمون کی تصدیق واضح طور پر کرینگے۔ بعض مکار اپنی توجہ کا جولان گاہ ریل کے سفر کو مقرر کرتے ہیں (جیسے حال ہی روسی جیسا کچھ مدت گذری۔ ایک ٹرین جب برڈ سٹریٹ سے چاک فارم کو جا رہی تھی۔ ایک شخص شریفانہ لباس پہنے ہوئے (جو اُنکی علم ورثا ہوگئی ہے) تیسرے درجے کے ایک کمرے میں (جس میں شہر کے کاروباری آدمی سوار تھے) داخل ہوا۔ ٹھیک جس وقت ٹرین شارڈ ریچ سے روانہ ہوئی۔ تو وہ نیچے کو جھک گیا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اس نے فرش کے تختے سے کوئی چیز اٹھائی ہے۔ ایسی چیزیں قسمت ہی سے ملتی ہیں۔ اوس نے اپنے ہاتھ میں ایک پونڈ (سکہ) دکھا کر مسکراتے ہوئے کہا۔ ایک ہی لمحہ میں تمام مسافروں کے ہاتھ اپنی جیبوں میں تھے۔ کہ کہیں ہمارا پونڈ تو نہیں گر گیا۔ دو آدمیوں نے کہا کہ ہمارے پونڈ گم ہوئے ہیں۔ مگر ایک بوڑھے آدمی نے تو قسم بھی کھالی کہ ٹھیک میرا پونڈ اس وقت گرا ہے جبکہ یہ آدمی گاڑی میں داخل ہوا تھا اوس بوڑھے نے اٹھانیوالے سے مطالبہ کیا۔ آخر طول طویل بحث کے بعد مسافروں کی کثرت رائے سے یہ فیصلہ ہوا کہ اس پونڈ کو نصفا نصف بوڑھا اور شریف آدمی تقسیم کر لیں۔ اگر تم مجھے دس شلنگ دیدو تو میں پونڈ تمہارے حوالے کر سکتا ہوں۔ جنٹلمین نے کہا۔

بیچارے بوڑھے کے پاس دس شلنگ تو موجود نہیں تھے۔ صرف دو شلنگ ½ ۴ پنس (قریباً پونے دو روپے) اس کے پاس تھے۔ لیکن جنٹلمین نے ہنسی کے طور پر وہی نقدی لے کر پونڈ اوس کے حوالے کر دیا وہ جنٹلمین تو خدا معلوم کہاں اُترا مگر ٹرین کے ڈلسٹن پہونچنے پر بوڑھے آدمی سودا کرنے والے نے یہ پونڈ خوشی خوشی ایک صراف کو دیا۔ کہ اس کی ریزگاریاں دیدو لیکن صراف نے پونڈ کو ہاتھ میں لیتے ہی یہ کہہ کر پھینکدیا کہ اوہو یہ تو جعلی ہے۔ تم یہ خراب سکہ کہاں سے لائے اس طرح وہ عیار پونے دو روپے مفت اڑا لے گیا لیکن بڈھا واقعی اس سزا کا مستوجب تھا۔ کیونکہ کوئی پونڈ اوس کا ریل میں نہیں گرا تھا اور اوس نے لالچ میں خواہ مخواہ اپنے آپ کو اس جعلی پونڈ کا مالک ظاہر کیا تھا۔ عوض معاوضہ گلہ ندارد۔ بلکہ ابھی خیر گذری۔ کہ آپ کو عدالتوں میں گھسیٹنا نہ پڑا۔

پندرہ سال کا عرصہ ہوا کہ بلفاسٹ (آئرلینڈ) میں ایک دن صبح کے وقت ایک شخص اپنے کمرے میں مردہ پایا گیا۔ پولیس نے تحقیقات شروع کی۔ اور اثنائے تفتیش میں معلوم ہوا۔ کہ متوفی اپنی بیوی سے ناراض رہتا تھا۔ اس سے شبہ پیدا ہوا کہ اس کی بیوی نے اسے زہر دیکر مار ڈالا ہے۔ لاش امتحان کے لئے ڈاکٹروں کے سامنے لائی گئی جنہوں نے بڑے بحث مباحثہ کے بعد قرار دیا۔ کہ متوفی کا زہر سے مرنا غلب ہے لیکن یقینی امر نہیں اور نہ تحقیق ہو سکتا ہے کہ وہ کون سے زہر سے ہلاک ہوا۔ معاملہ چونکہ مشکوک تھا اسلئے ملزمہ کو شک کا فائدہ دیکر بری کیا گیا مگر اس کے فیصلہ کے دو دن بعد ہی ملزمہ غائب ہوگئی۔ ایک ماہ بعد وہ مکان ایک وکیل نے کرایہ پر لیا۔ نئے کرایہ دار کو یہاں پندرہ دن ہوئے تھے۔ کہ ایک دن اس کا کتا اسی کمرے میں مردہ پایا گیا۔ اب شبہ پیدا ہوا کہ ضرور کتا بھی متوفی شخص کی طرح مسموم ہے۔ تحقیقات شروع ہوئی اور بڑی کوشش سے آخر کار یہ راز کھلا کہ اس مکان کے متصل ایک اور مکان میں چونہ کی بھٹی ہے۔ جہاں سے زہریلے بخارات ایک سوراخ کی راہ سے اس کمرے میں آتے ہیں۔ یہ بخارات اس وقت میں زیادہ مہلک ہو جاتے ہیں۔ جب کمرے کا دروازہ ایک دو دن بند رکھا جاوے۔ آخر کار شہادتوں اور واقعات سے فیصلہ ہوگیا۔ کہ متوفی آدمی کی بیوی اس راز سے واقف تھی اور اس نے دیدہ دانستہ اپنے شوہر کو اس کمرے میں سُلایا تھا جہاں وہ صبح کو مردہ پاگیا۔

قتل کے عجیب و غریب واقعات کا ذکر کرتے ہوئے اس واقعہ کا ذکر کرنا ضروری ہے۔ جو کہ چند سال ہوئے آسٹریا میں ظہور پذیر ہوا تھا۔ ایک دکاندار رات کے وقت اپنی دوکان میں سوتے ہوئے کسی سبب سے جاگ پڑا کیا دیکھتا ہے کہ دوکان میں رات کے وقت ایک سوراخ ہو رہا ہے اور ایک چور اوس کی راہ سے باہر نکلنا چاہتا تھا۔ کہ دکاندار نے جھٹ کر کے اس کے دونوں پیر مضبوط تھام لئے چور کے ہمراہی بھی باہر نقب کے پاس ہی کھڑے تھے۔ جانبین میں جد و جہد شروع ہوئی۔ چور کے ساتھی چاہتے تھے۔ کہ اُسے کھینچکر باہر نکال لیں اور دکاندار اس پر تلا ہوا تھا۔ کہ اسے سوراخ سے باہر نکلنے نہ دے اور ساتھ ہی چور چور کی آوازے اڑا رہا تھا۔ چوروں نے اب وہاں زیادہ ٹھیرنا مناسب نہ سمجھا بھاگ گئے اور دوکاندار نے بڑی آسانی سے چور کو اندر کھینچ لیا مگر اس کی حیرانی کی کوئی حد نہ تھی۔ جب دوکاندار نے دیکھا کہ چور کے ہمراہی بڑی بیدردی سے اپنے ساتھی کا سر کاٹ کر لے گئے تاکہ یہ معلوم نہ ہو کہ یہ کس خاندان یا معرکے کا چور ہے اور دوکاندار صاحب مدتوں تک عدالت میں مارے مارے پھرا کئے اور اپنی بریت ثابت کرتے رہتے۔

بالکل ایسا ہی ایک سرد مہری و سفاکی کا ایک واقعہ فرجاڈ نامی ایک شخص کی نسبت سنا گیا ہے کسی بات پر وہ اپنی بہنوئی (حقیقی) سے ناراض ہوگیا اور دل میں انتقام کی ٹھیرائی۔ اس غرض سے اس نے دو بلڈاگ (کتے) پالنا شروع کئے اور انہیں ایسا سدھایا کہ جب فرجاڈ ان کے سامنے سیٹی بجاتا تو وہ جھٹ اس شخص پر جو پاس کھڑا ہوتا حملہ کر دیتے ایک دفعہ ظالم نے انہیں تین دن تک کمرہ میں بھوکا بند رکھا اور رات کو ایسے وقت نکالا جب اس کا بہنوئی سامنے گلی میں آ رہا تھا اندھیرے میں فرجاڈ نے کتوں کو گلی میں چھوڑ کر سیٹی بجائی اور انہوں نے بیچارے راہرو کو چار منٹ میں چیر پھاڑ کر ہڈیاں پرے رکھدیں قابل اطمینان بات یہ ہے کہ سنگدل مجرم گرفتار ہو کر کیفرکردار

عزیز

اسلامی دنیا

معاملات مقدونیہ اور جرمنی

وزیر اعظم جرمنی نے پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے مقدونیہ کی بابت بیان کیا کہ جرمنی کی یہ خواہش ہے کہ موجودہ انتظام حکومت بحال رہے اور طاقتوں کا اتفاق قائم رہے لیکن ناقابل عملدر آمد اور خطرناک تجاویز پر عمل کرنا محال ہے جیسی نادر تجویزیں ہیں جن سے سلطان کی حکومت معطل ہو جائے اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ترکی کو اشتعال اور ناراضی پیدا ہوگی اور مسلمان آبادی مخالفت پر آمادہ ہو جائے گی۔ یہ اشارہ غالباً انگلستان کی مجوزہ سکیم کی طرف ہے۔

مسجد کا افتتاح

اخبار سول ملٹری گزٹ کے مطبع کے احاطہ میں ایک دلچسپ رسم ادا ہوئی یعنی اس اخبار کے پروپرائیٹرون نے مطبع مذکور کے مسلمان ملازموں کے نماز پڑھنے کے لئے ایک چھوٹی سی مسجد بنوائی ہے اس میں پہلی مرتبہ نماز ہوئی۔ ایڈیٹر و منیجر کے اہل عملہ اور مطبع کے بہت سے نوکر موجود تھے۔ شیخ حکیم علی قریشی نے مسلمان عملہ کے لوگوں کی طرف سے تقریر کی اور مسٹر ڈبلیو میٹ منیجر پریس کو اور مسٹر جیمس ایل اواکر سی۔ آئی۔ ای کی خدمت میں ایک ایک ایڈریس پیش کیا۔

ان دونوں جنٹلمینوں نے ایڈریسوں کا مختصر طور سے جواب دیا۔ اور مسٹر جیمس واکر نے دروازہ مسجد کا پردہ اٹھا کر کہا کہ یہ مسجد افتتاح ہوئی اس وقت تعریف کے نعرے بلند کئے گئے۔ مسٹر ناصر علی نے ایک نظم پڑھی۔ بعد ازاں لوگ یہاں سے رخصت ہوئے۔

شور و شر

آیس۔ اے۔ علی مالک و ایڈیٹر اخبار نیر اعظم مرادآباد کو ایک مقدمہ ہتک عزت میں ۳ ماہ قید و جرمانہ کی سزا ہوئی تھی۔ اپیل میں عدالت سشن نے صرف ۱۰۰ روپیہ جرمانہ کافی سمجھا امید ہے کہ ہائیکورٹ سے شاید یہ بھی معاف ہو جائے۔

تناولی میں تمام لائیسنسداروں کے ہتھیار واپس لے لئے گئے ہیں۔ اس اندیشہ سے کہ کہیں شورش انگیز لوگ چرا کر نہ لے جاویں۔ اور بلوہ میں استعمال نہ کریں۔

زار کی حالت

روس میں شاہی خاندان کے تباہ کرنے کی کوشش ہمیشہ ہوتی رہتی ہے مگر تقدیر سے بچ جاتے ہیں۔ گذشتہ فروری میں ایک بڑی تدبیر زار اور زارینہ اور ولی عہد کی ہلاکت کی گئی تھی جس وقت شہنشاہ بیگم اپنے بچے کو کمرے میں لیکر آئیں۔ بستر پر ایک کاغذ پایا جس میں جلی حرفوں کی یہ عبارت پڑھی گئی۔

بچے سے کل تک زار اور ولی عہد ہلاک کر دئے جاویں گے۔ زارینہ بچے کو لیکر دو میل تک بھاگی چلی گئیں

تحقیقات سے معلوم ہوا کہ ایوان شاہی کے اردگرد سرنگ لگا کر بارود بچھا دی گئی۔ اور بجلی کا تار بھی لگا دیا گیا ہے۔ صرف دیا سلائی دکھانے کی دیر تھی ایک منٹ میں محل اڑ جاتا۔

چین میں ناراضی

چینیوں نے جو ایک جاپانی جہاز جس پر آلات حرب لدے ہوئے تھے گرفتار کر لیا تھا اس پر جاپان نے بڑا زور شور دکھایا اور جنگ کی دھمکی دے کر تاوان وصول کیا اور معافی منگوائی۔ اس بات سے چین کی رعایا اپنی فارن آفس پر بہت ناراض ہوئی ہے۔

کانٹن میں چینیوں کے متعدد جلسے ہوئے ہیں ایک جلسہ میں ۵۰ ہزار آدمی جمع ہوئے۔ بڑی پر جوش تقریریں ہوئیں۔ گورنر جنرل یوان شکیائی کو جس نے جاپانیوں کا مطالبہ منظور کیا۔ ملامت کئے جانے کا ریزولیوشن پاس ہوا۔

جاپانیوں کے خلاف اس قدر جوش جلسہ میں ظاہر کیا گیا۔ کہ ہر ایک جاپانی چیز کو بائیکاٹ کرنے کی قسم کھائی گئی اور جلسہ میں جس قدر آدمی جاپانی ساخت کے کپڑے۔ ٹوپیاں یا رومال رکھتے تھے۔ سب نے اتار پھینکے۔ اور ایک جگہ ڈھیر لگا کر جلا دئے۔

اگر چینیوں میں قومی عزت کا احساس اس درجہ ہے۔ تو بہت جلد وہ جاپانیوں کے ہمسر ہو جاویں گے۔ مگر جاپانیوں سے دشمنی پیدا کرنا ابھی ان کے قبل از وقت ہے۔

حوادث زمانہ

ہولناک آتشزدگی

جنوبی شان سٹیٹ کے مقام یانگوی میں ۱۶ ماہ حال کو بڑی بھاری آگ لگی۔ رات کے پونے دو بجے سے آگ شروع ہو کر آناً فاناً آدھے شہر میں پھیل گئی۔ بڑی بڑی عمارتیں جن میں وہاں کے راجہ کا محل اور بدھ مذہب کی پانچ چھ خانقاہیں ایک شفاخانہ ۲۷۰ مکانات شامل تھے خاکستر ہو گئیں۔ ۲½ لاکھ روپیہ کے نقصان کا اندازہ کیا گیا ہے۔ دو آدمی جل گئے۔ خیریت سے شہر اس وقت خالی تھا کیونکہ اکثر لوگ راجہ کی پیشوائی کو گئے ہوئے تھے۔ جو کلکتہ سے واپس آ رہا تھا۔

جہاز پر جانوں کا نقصان

کلکتہ پورٹ ٹرسٹ پر ۲۲ مارچ کو ایک افسوسناک حادثہ ہوا ہے۔ جس وقت جہاز جانے کو تھا۔ تو تکمیل سامان معائنہ کے لئے مسٹر میتھیو چیف انجینئر مع خالسی مستری کے بورڈ پر گئے۔ دو بجے کے قریب ایک سخت گرج کی آواز سنائی دی جس پر فوراً جہازی پولیس کی کشتیاں بغرض تفتیش حالات چھوڑ دی گئیں۔ معلوم ہوا کہ میتھیو اور خالسی مشین انجن کے جھپیٹ میں آ کر راہی ملک عدم ہو گئے اور سب سے زیادہ افسوس یہ ہے۔ کہ ان کی لاش کا بھی نام و نشان نہیں ملا۔ محض چند گوشت کے لوتھڑے ملے اور بس۔ مسٹر میتھیو کی شادی بھی ابھی حال ہی میں ہوئی تھی۔

دیوبند کے سٹیشن کے قریب نارتھ ویسٹرن ریلوے نمبر ۸۲ ڈون مسافر ٹرین کا انجن اور ۲ گاڑیاں گذشتہ جمعرات کو پٹڑی سے اتر گیا لیکن جانوں کی خیریت رہی۔

انتخاب الاخبار

ہرات کے متصل ایک روسی جاسوس پکڑا گیا وہ ملا کے بھیس میں تھا رزالکوف نام کابل میں قید ہے۔

ہندوستان میں جو کرنسی نوٹ تمام آبادی میں مروج ہیں ۴۳ کروڑ ۴۸ لاکھ ۷۰ ہزار کے ہیں۔

پنجاب یونیورسٹی کا امتحان بی ٹی بہ تعداد ایسٹر کی تعطیلوں میں لیں گے۔ اسی طرح قانونی امتحان بھی۔

پشاور کے تھانہ جھنگی کے موضع مزاڈھیر کو سرحدی لٹیروں نے خوب دل کھول کر لوٹا ہے۔

کئی مکان بہ تخریب قریب ۳۰ ہزار روپیہ لوٹ لیا۔ ایک ہندو کو قید کر کے بھی لے گئے ہیں۔

رلدو رام داروغہ آبکاری جالندھر کو بجرم رشوت ستانی پانچسال قید سخت ہوئی جرمانہ بھی ۵۰۰۔

لالہ فقیر چند جوہریان دہلی نے ۸ لاکھ کا دیوالہ نکالا۔ خود لالہ صاحب روپوش ہیں۔

آسیکے متصل کے محلہ اودیون میں سخت آتش زدگی سے قریب ۱۵۰ کوٹھے جل گئے۔ نقصان ۴ لاکھ۔

لکھنؤ کے ۴۰۰ شیعوں نے کمشنر سے فریاد کی کہ محرم پر سنی لوگ چار یاری کے جھنڈے نہ نکالیں۔

ٹنٹسن کی جدید چینی ریلوے کے لئے ۱۲ کروڑ روپیہ کا قرض ضرورت سے زیادہ پیش کیا گیا ہے۔

ساحل کاسہ بلانکہ سے ۸۰۰۰ فرنچ فوج علاقہ مداکرہ سر کرنے کو بھیجی گئی۔ مورا کو میں ہے۔

شرقی بنگالہ و آسام کی پراونشل محمدن ایجوکیشنل کانفرنس کا آیندہ اجلاس ۱۸ و ۱۹ اپریل کو میمن سنگھ میں ہوگا۔

کلکتہ پولیس نے ۲۵۰ اشخاص پر بہ ایام ہولی فحش گیت گانے اور راہ چلتوں پر کیچڑ پھینکنے کے لئے مقدمہ چلایا

ان اشخاص میں سے اکثر نے جرم سے اقبال کر لیا عدالت نے انپر ۸ آنے تا تین روپیہ جرمانہ کیا۔

کلکتہ میں ہیضہ کا سخت زور ہے۔ پچھلے ہفتے اس بیماری سے ۳۰۴ فوتیاں ہوئیں۔ ضروری احتیاط لازم۔

روسی گورنمنٹ تمام سکولوں میں جاپانی زبان سکھانے کے لئے کمربستہ ہے۔ ایک مستقل کمیٹی اس کام کے لئے قائم ہوئی ہے۔

روسی حکام منچوریا کی شمالی ریلوے کے متعلق نئے نئے قوانین اور ریگولیشن شائع کر رہے ہیں جن سے حکومت چین کی تباہی ہے۔

دوسری طرف جاپان پوسٹل کنونشن کی تجویزیں کر رہا ہے روس و جاپان مل کر شاید منچوریا کو ہضم کر جاوینگے۔

ڈاک کا انتظام جاپان اپنے ہاتھوں میں رکھنا چاہتا ہے روس ریلوے کو تیار کرنا چاہتا ہے درمیان میں چین پس گیا۔

نٹال گورنمنٹ آیندہ اجلاس میں ایک اور خوفناک اور سخت قانون پاس کرنا چاہتی ہے۔ جس سے ہندیوں کا داخلہ بند ہوگا۔

اس قانون سے ہندیوں کی اچھی طرح جکڑ بندی کی جاوے گی۔ کل ہندیوں کو قابو رکھا جاویگا۔ بعد از مشکلات کچھ عرصہ بعد ہندیوں کا نٹال میں داخلہ ہی ناجائز تصور ہوگا۔ عرب کے تجارت پیشہ کو بھی تنگ کرنے لگے۔

مانچسٹر کی مس ریلنڈ نے ۲۴۴۸۶۹۲ پونڈ سٹرلنگ برائے خیرات چھوڑا۔ ہند کے پیٹیپٹ زنانہ ورک کے لئے ۵۰۰۰۔

تحصیلداران پنجاب کا سالانہ امتحان یونیورسٹی ہال لاہور میں ۲۷ اپریل سے لیا جاویگا۔

مسٹر ایچ ٹی ٹولنٹن صاحب سکرٹری پنجاب ٹکسٹ بک کمیٹی چنے گئے رائے صاحب ٹھاکر ریٹائر ہو گئے۔

لالہ راجپت رائے نے چار انگریزی اخباروں کو ہتک عزت کی نالش کا نوٹس دیا ورنہ معافی مانگیں۔

اس کی نالش ہائیکورٹ کلکتہ میں کی جاویگی۔ وہ اخبار ہندوستان کے ہیں اور دو لندن کے اخبار ہیں

لاہور میں ڈی سنٹرلیمائزیشن کمیشن ۱۱ اپریل کو آویگی ۱۲ تا ۱۸ اپریل شہادتیں لیگی۔

تار کے ڈیفرڈ پیغامات لاہور سے آگرہ بمبئی کو ڈاک میں بھیجتے ہیں۔ کام کی بھرمار ہے۔

وادی زوب کے دستہ فوج پر سلیمان خیل نے حملہ کیا لیکن تین لٹیرے قتل ہوئے۔ تین رائفلیں چھن گئیں۔

نوشہرہ درگائی کی ریلوے بجائے تنگ کے فراخ پٹڑی پر بنائینگے۔ اس کو چکدرہ تک توسیع کرینگے۔

رنگون کی خبر ٹونگو میں دخانی کارخانہ کا بائلر پھٹ گیا۔ پانچ آدمی ہلاک اور تین زخمی ہوئے۔

(بقیہ صفحہ ۵)

حالانکہ اس کے زندہ رہنے کا سوال ہی ابھی شک میں رہا ہے جس وقت یہ پیشگوئی کی قوم کے لوگوں نے سخت مخالفت کی اور باوجود مخالفت شدید کے یہ بات پوری ہوئی۔ اگر آپ اسکی تکذیب کرتے ہیں تو کسی مفتری کی مثال دیں جس نے اس کروفر کے ساتھ ۱۵ برس پہلے پیشگوئی کی ہو اور باوجود ہر طرح کی مخالفت کے پھر پوری ہو گئی ہو۔ صاحب۔ ہمنے مانا کہ پیشگوئی آپ کی نبوت کا نشان ہے کوئی اور حضور۔ عبدالحی (مولوی نورالدین صاحب کے لڑکے کو پیش کر کے) یہ ہماری دعا سے پیدا ہوا ہے۔ ایک مخالف نے جب مولوی صاحب کا لڑکا مر گیا اعتراض کیا تو ہمنے دعا کی جو خدا نے سن لی اور بشارت دی کہ ایک لڑکا پیدا ہوگا جسکی پشت پر ذبل کا نشان ہوگا چنانچہ دیکھو یہ نشان۔ میڈم نے دریافت کیا کہ ہماری کتابوں میں تو لکھا ہے کہ مسیح دوبارہ آئیگا کیا آپ ہی مسیح ہیں اور پھر خدا مجسم ہوا ہے۔ مفتی صاحب نے اسے سمجھایا کہ خدا کا مجسم ہو کر آنا غلط ہے ان انبیاء کا وجود خدا نما ہوتا ہے اور آمد ثانی کا یہ سوال مسیح کی وقت اس کے سامنے سیٹل (فیصلہ) ہو چکا ہے جب اس سے پوچھا گیا کہ تم سے پہلے ایلیا کا آنا ضروری تھا تو اس نے بتایا کہ وہ یوحنا ہے جس سے ثابت ہوا کہ کسی کی آمد ثانی کا مطلب اسکی روح و قوت میں آنا ہے۔ صاحب۔ آپکے آنیکا مقصد کیا ہے۔ حضور۔ مخلوق کی اعتقادی و عملی غلطیوں کی اصلاح۔ اور ہم اور قوموں کا ذکر نہیں کرتے عیسائیوں ہی کو لو۔ مسیح بیشک ایک برگزیدہ انسان تھا مگر وہ اسے خدا کہتے ہیں۔ کیا لامحدود طاقتوں والے خدا کے پاس ایک ہی نمونہ تھا کہ وہ اس کی مثل نہ بنا سکا پھر ان لوگوں نے اپنی کتاب پر عمل چھوڑ دیا۔ محرمات کا کچھ لحاظ نہیں (صاحب نے اسے تسلیم کیا کہ بیشک) یہ لوگ جو مسیح کو خدا قرار دیتے ہیں اس سے ان کو کیا فائدہ پہنچتا ہے انسان آخر انسان ہے رسول اس لئے آتے ہیں کہ لوگ اس کی پیروی کریں اس کا نمونہ اختیار کریں بھلا ایک خدا کے دنیا میں آنے سے دنیا کو کیا فائدہ۔ کیونکہ انسان نے انسان ہی رہنا ہے وہ خدا نہیں ہو سکتا پس پیروی اور نمونہ کیلئے رسول آنا چاہیئے نہ کہ خدا اور پھر ایک ہی شخص کو الٰہی تجلیات کا مظہر جاننا تو اس کی ہتک کرنا ہے یہ تو ایسا ہے۔ جیسے کوئی کسی بادشاہ کی تعریف کرے کہ ایک ہی آدمی اس کی رعیت میں سے ہے ہمارا تو یہ عقیدہ ہے کہ ہندوستان میں بھی نبی آئے یورپ و امریکہ میں بھی۔ ہم خدا کے فیض کو عام قرار دیتے ہیں بنی اسرائیل ہی گندہ ہو جاتا ہے جیسا وہ تمام ملکوں کا خدا ہے ایسا ہی تمام ملکوں میں اس کا فیض جاری ہے، وہ ہمیشہ اپنے بندے خلقت کی ہدایت کیلئے بھیجتا رہا اور بھیجتا رہیگا تم لوگ